رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند بعنت درج ہونگے اور ناپسند بمحصول ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

امرتسر

جلد ۲۴ — مدیر ابوالوفاء ثناء اللہ — نمبر ۶

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عسہ

رؤسا و جاگیرداران سے " ۱۲

عام خریداران سے " ۴

" " ششماہی ۲/۸

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ۔

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر ۔ ۴ ۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) فتنۂ غزنویہ - - ص ۱ تا ۳

(۲) ایک عذرداری اور نہایت کارآمد گذارش ص ۳ تا ۵

(۳) نسخۂ معجون (نظم) - ص ۵

(۴) فرمائیے تو رہنمائی کس طور سے کیجائے؟ ص ۵-۶

(۵) ہم کو کیا کرنا ہے۔ - ص ۶

(۶) طبقۂ اونٹے کی روش - ص ۷

(۷) سوامی دیانند جی اور طعام ص ۷-۸

(۸) خطاب بہ مسلم (نظم) - ص ۸

(۹) مرزا صاحب قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی ص ۹-۱۰

(۱۰) سوم یا بھنگ - - ص ۱۰-۱۱

(۱۱) فتاوے - - - ص ۱۲

(۱۲) ملکی مطلع - - - ص ۱۳-۱۴

(۱۳) متفرقات - - - ص ۱۵

(۱۴) انتخاب الاخبار - - ص ۱۶

(۱۵) اشتہارات - - ص ۱۶ تا ۲۰

فتنۂ غزنویہ

نمبر ۳

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جماعت غزنویہ امرتسر کی طرف سے سنہ ۱۹۰۲ء سے میرے ساتھ اعلان جنگ ہے اور جسقدر بھی ہے سب اُن کی طرف سے حملہ ہے اور میری طرف سے مدافعت۔ میں اُن کو نہ کافر کہتا ہوں نہ بدعتی جانتا ہوں بلکہ مسلمان موحد سمجھتا ہوں۔ آج وہ مجھ پر حملہ کرنا چھوڑ دیں تو بس جھگڑا ختم ہے۔ مگر وہ نہیں چھوڑتے۔ چنانچہ اسی حملہ کی نیت سے وہ مکہ معظمہ میرے پیچھے پہنچے۔ جیسے مولانا سید محمد نذیر حسین مرحوم کے پیچھے اُن کے مخالف پہنچے تھے۔ الحمد للہ نعم الوفاق۔ باوجودیکہ لاہوری احباب مولوی ظفر علی خان صاحب وغیرہ نے بتاکید کہا تھا کہ یہاں کی نزاع وہاں پیش کر کے جلالۃ الملک کی پریشانی میں اضافہ نہ کرنا۔ مگر

کو تھے اسلئے آپ نے وہاں اسکو حکومت تک پہنچایا۔ چنانچہ جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے دونوں فریقوں کو بلا کر گفتگو سنی اور فرمایا کہ اس مجلس کی گفتگو باہر نہ جائے۔ لیکن مولوی صاحب غزنوی نے جدہ پہنچتے ہی مولوی نیک محمد۔ چودھری عبداللہ وغیرہ کو مختلف اطراف میں خطوط لکھدئے۔ اور لاہور پہنچکر پہلے ہی خطبے میں اسی کے متعلق تقریر فرمائی۔ ہاں اتنا کیا کہ جو گفتگو ہوئی تھی وہ تو چھپائی اُسکی جگہ اور خانگی جس کو ادبی اصطلاح میں "مقدس کذب بیانی" کہتے ہیں۔ اسکے بعد ایک رسالہ شائع کیا جسکا نام ہے "فیصلہ مکہ"۔ اس رسالہ میں شیخ عبداللہ بن بلیہد وغیرہ کے فتاوے درج ہیں۔ جن میں مذکور ہے کہ مصنف تفسیر القرآن (ثناء اللہ) نے مسائل صفات استوا وغیرہ میں متکلمین کی روش اختیار کی ہے اُس کو چاہیے کہ یہ روش چھوڑ کر سلف کی روش اختیار کرے

AsliAhleSunnet.com

کچھ تیز کلمات بھی لکھے ہیں۔ جنکی بابت ہنوز یقین نہیں کیا جا سکتا تاوقتیکہ ہمارے سامنے پیش ہوکر تصدیق نہ ہوجائے مسئلہ استوار کا جواب ہم آئندہ دینگے۔ سردست ہم اس رسالہ کی اندرونی "مقدس کذب بیانی" ظاہر کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین اسکے شائع کرنیوالوں کی صدق کلامی کے قائل ہوسکیں۔

کہتے ہیں انسان کو ہنستا دیکھکر بعض حیوانات بھی ہنسنے لگتے ہیں۔ مگر وہ اصلی ہنسی نہیں ہوتی۔ اہلحدیث مورخہ ۸۔ اکتوبر میں ہم نے سلطانی دربار کی گفتگو درج کی تھی۔ اُس کے مقابلہ میں غزنوی جرگہ نے بھی ایک مکالمہ لکھا ہے جو سراسر جھوٹ اور دور از کار ہے۔ اُس مکالمہ میں لکھا ہے۔ مخالفت و تخالف ملاحظہ ہو۔

(۱) "حضرت سلطان نے فرمایا آپ (دونوں فریقوں) کا اختلاف سنکر مجھ کو بہت صدمہ ہوا۔" (ص۱۳)

ساتھ ہی صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب غزنویوں کے متعلق کچھ فرمانے لگے تھے کہ حضرت امام ابن سعود نے فرمایا کہ یہ جھگڑا تمہارا اور غزنویوں کا نہیں بلکہ تمہارا اور اللہ کا جھگڑا ہے۔"

پہلے بیان میں سلطان خود کہہ چکے ہیں کہ تم فریقین کا جھگڑا سنکر صدمہ ہوا۔ اب اُن کی طرف لگایا جاتا ہے کہ تمہارا اور غزنویوں کا جھگڑا نہیں۔ چلو چھٹی شد۔

(۲) صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے۔

"حضرت امام ابن سعود نے مایوس ہوکر فرمایا اس (ثناء اللہ) کو چھوڑ دو کہ چلا جائے۔ یہ توبہ توکرتا دکھائی نہیں دیتا۔"

حالانکہ مولوی داؤد صاحب غزنوی نے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سامنے جبکہ کوٹلی کو جارہے تھے کہا تھا کہ مجھ کو مولوی عبدالواحد غزنوی نے بتایا تھا کہ جب جھگڑا طول ہوا تو سلطان نے کہا "جھگڑا ختم نہیں ہوتا تو اب جلسہ برخاست کردینا چاہئے"۔ دونوں مقولوں میں فرق سمجھنے والے غور فرمالیں کہ دو میں سے کون جھوٹ ہے۔

(۳) صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ

(ثناء اللہ کو) قریباً تین گھنٹے تک باصرار سمجھایا مگر ایک نہ سُنی۔

حالانکہ عربی ٹائم سے ۳ بجے صبح ہم پہنچے۔ سوا پانچ بجے ظہر کی اذان ہوئی۔ اذان سے پہلے دعوت کھائی اور اسی دو گھنٹہ کی فرصت میں مباحثہ بھی ہوا اور ایک شخص نے بہت بڑا قصیدہ مدحیہ غالباً ۸۰ شعروں کا بھی پڑھا۔ پھر بھی تین گھنٹے سمجھانے میں خرچ ہوئے۔ (مقدس کذب بیانی)

(۴) صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے۔

سب سے پہلے گفتگو آیت استوا پر شروع ہوئی "امام ابن سعود نے فرمایا آپ (ثناء اللہ) نے ایسی تفسیر کیوں لکھی۔ مولوی ثناء اللہ نے کہا میں نے امام رازی سے نقل کیا ہے۔"

کیا سفید نہیں سیاہ جھوٹ ہے۔ بھلا ان حضرت سے کوئی اتنا پوچھے کہ جس صورت میں سلطان ابن سعود کہہ چکے ہیں کہ تمہارے جھگڑے سے صدمہ ہوا۔ پھر شروع ہی میں آیت استوا پیش کرنے پر میں نہ کہتا کہ حضرت اس میں تو ہمارا جھگڑا نہیں آپ "اربعین" ملاحظہ فرمائیں جو محض آپ کی خاطر اُردو سے عربی میں کرکے لائے ہیں۔

(۵) صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے جلالۃ الملک سے درخواست کی کہ اس اختلاف میں فیصلہ فرمائیں۔"

بالکل جھوٹ۔ محض افترا۔ بھلا کوئی مدعا علیہ یا ملزم بھی درخواست کیا کرتا ہے۔ میں اگر درخواست کرتا تو مدینہ شریف جانے کی بابت مؤتمر کے ختم ہونے سے پہلے ہی کیوں اجازت مانگتا؟ مگر بات یہ ہے کہ غزنوی چونکہ مقدمہ ہار چکے ہیں اسلئے سوچا کہ پبلک کو کیا منہ دکھائینگے جن کے چندے سے اربعین عربی میں چھپوا کر لے گئے تھے اور فرما گئے تھے کہ ثناء اللہ کو سنگسار کیا جائیگا۔

(۶) مجھ پر تو افترا کرنے کا اُن کو حق تھا۔ لطف یہ ہے کہ مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی پر بھی اس رسالہ میں بہتان لگایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ سلطان ابن سعود نے اربعین کو پھینکدیا (ص۲۱) حالانکہ اُن ۱۹۔ محرم (۳۰ جولائی) کے صفحہ ۳ کالم ۳ میں درج ہے۔ ناظرین دونوں کو بالمقابل ملاحظہ فرماکر "مقدس کذب بیانی" کی داد دیں۔

لطیفہ "فیصلہ مکہ" لکھنے والوں کی ہوشیاری کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ یورپین طریق کا پورا پروپگنڈا کرنیوالے ہیں۔ بلکہ ایسے مہذب اور مقدس لوگوں کے معاملہ میں یورپ کے پروپگنڈا کرنیوالے ہیچ ہیں۔ وہ تو دنیا کے کتے ہیں اور یہ دین پر فدا۔ ساری گفتگو میں جو سلطانی دربار میں ہوئی شیخ سید رضا مصری کا نام تک نہیں لیا۔ حالانکہ وہی اُسوقت اس گفتگو کے مدار المہام تھے اس لئے میں مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی سے چند سوال کرتا ہوں امید ہے کہ وہ ایمانداری سے جواب دینگے۔

سوالات

(۱) کیا سید شیخ رشید رضا مصری سلطانی مجلس میں سلطانی نشست خاص پر بیٹھے تھے یا نہیں؟

(۲) شیخ تو کچھ بولے تھے یا نہیں؟

(۳) بولے تھے تو آپ نے اُن کا قول کیوں نقل نہ کیا؟

(۴) اپنے بیٹے کے سوال کرنے پر آپ نے کہا تھا کہ میں نے کتاب حجۃ اللہ نہیں دیکھی؟

(۵) آپ نے کہا تھا کہ فتوے زندہ پر لگتا ہے مردہ پر نہیں؟

(۶) میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ مرزا قادیانی کی حق میں آپ کفر کا فتوے کیوں دیتے ہیں جبکہ وہ مردہ ہے؟

(۷) اس کے جواب میں آپ خاموش رہے یا کچھ کہا تھا؟

(۸) شیخ رشید رضا مصری نے آپ کی سخت گفتگو سنکر کہا تھا (انت مثل دتقول لرجل یصلی زندیق) تم بڑے متشدد ہو ایک نمازی شخص کو زندیق کہتے ہو۔

(۹) شیخ رشید رضا نے بھی کہا تھا ... آپ

مسلمان و ہابیت - باری انجاد والفی ... غزنوی ... رسالہ قیمت ۲/ (تبصرہ اہلحدیث)

AsliAhleSunnat.com

۲۲ء اگست میں شائع کیا ہے) کہ اربعین کا فتوے اخراج غلط ہے اور آپ خاموش رہے تھے ؟

(۱۰) سلطان ابن سعود نے میرا تردیدی بیان سنکر آپ سے کہا کہ یہ (ثناء اللہ) تو سب باتوں کو مانتا ہے پھر ہم اسکو منکر کسطرح ٹھیرائیں ؟

(۱۱) ہاں مولوی عبدالواحد صاحب آپ کے تقدس کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ آپ نے اپنے بڑے بیٹے (حافظ اسمٰعیل) کے حق میں جو لکھا ہے کہ "میدان مناظرہ میں مقبول شاہسوار ہے - اس نے آریوں سے مختلف کامیاب مقابلے کئے (فیصلہ مکہ ص۳۵) آپ کے علم میں اس شاہسوار نے کبھی مناظرہ کیا بھی ؟ مہربانی کرکے ذرہ اُن مناظروں کی مختصر سی فہرست تو بتلائیے ؟

(۱۲) آپ کو معلوم ہے کہ امرتسر میں آپ کے اسی شاہسوار میدان مناظرہ بیٹے نے آریوں سے مباحثہ ٹھیرایا تھا تو لاہور سے مرزائیوں کو اس کام کے لئے بلایا تھا -

(۱۳) آپ کو کسی ذریعہ سے معلوم ہے کہ اُن مرزائی مناظروں کو جب آپ کے شاہسوار نے آریوں کے سامنے پیش کیا تھا اور آریوں نے کہا تھا کہ ہمارا مباحثہ مسلمانوں سے ہے اور یہ مرزائی حسب فتویٰ علمائے اسلام کافر ہیں - تو آپ کے اُسی فخر خاندان بیٹے (اسمٰعیل) نے کہا تھا کہ

"احمدی پکے مسلمان ہیں اور ہمارے بھائی ہیں"

(۱۴) اس واقعہ کا علم آپ کو نہ ہوا ہو تو اپنے بھتیجے مولوی داؤد صاحب غزنوی اور اپنے مدد معاون حکیم ابوتراب امرتسری سے پوچھکر بتائیے کہ آپ بھی اپنے اس فخر خاندان شاہسوار میدان بیٹے کی رائے میں متفق ہیں کہ مرزائی پکے مسلمان ہیں اور آپ کے بھائی ہیں ؟

(۱۵) "فیصلہ مکہ" ص۱۱ پر آپ نے میرا اور اپنا ایک خط نقل کرکے لکھ دیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اطمینان بخش جواب نہ دیا - میرا اصلی خط کیوں نقل نہ کر دیا ؟ کیا آپ کو محدثین کا قاعدہ معلوم نہیں کہ ہر بات روشنی میں آنی جاہئے - آپ نے میرے خط کو چھپا کر ناظرین رسالہ کو کیوں مغالطہ میں رکھا ؟

نوٹ ان سوالوں کے جوابات مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کے قلم سے ہونگے تو صحیح سمجھے جائینگے ورنہ بدیوار زدنی ہونگے -

(باقی دارد)

ایک ضروری اور نہایت کارآمد گذارش

قابل توجہ جملہ اہل دل و صاحب ثروت و خوشحال اصحاب

ہرچہ داری صرف کن در راہ او
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ الخ (سورہ صف ۱۲)

"یعنی اے ایمان والو میں بتاؤں تم کو ایک سوداگری کہ بچاوے تم کو دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے - یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو - الخ

الحمدللہ ! کہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے آپ کو اپنے فضل وکرم سے بہت کچھ مال و دولت بخشا اور عطا فرمایا ہے جو بیحد خوشی کی بات ہے - اللہ تبارک وتعالےٰ تمام مسلمانوں کی حلال کمائی اور پاک روزی میں برکت بخشے اور ترقی عنایت فرمائے - چنانچہ میں آپ کو ایک بہت بڑی اور پُرنفع تجارت کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس میں گھاٹے اور نقصان کا مطلق خیال وخدشہ نہیں ہے بلکہ سراپا نفع ہی نفع ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ بلا سرمایہ لگائے ہوئے کوئی تجارت نہیں ہو سکتی - اور نہ بغیر پونجی کے کوئی کام چل سکتا ہے -

اس لئے آپ خدا کے دئے ہوئے مال و دولت میں سے کم ازکم دو چار - پانچ سات یا دس بیس ہزار روپے کا سرمایہ (اپنے حسب حیثیت) لگاکر خالص دل سے اور خالص خدا کے واسطے ایک للٰہی اور پختہ تجارت کیجئے - یعنی کوئی مکان بازار کے موقع پر جو قابل دوکان ہو لے لیجئے - یا کوئی زمین خرید کر کوٹھی یا بنگلہ بنوا دیجئے کہ جس کی ماہوار آمدنی کم ازکم ڈیڑھ دو سو روپئے کی ہو - اور زیادہ جتنا ہو سکے وہ بہتر ہے - نیز اسکو وقف کر دیجئے - یہ تو زر سابق کے سرمایہ سے للٰہی تجارت کی پونجی قائم ہوئی -

دوسرے یہ کہ اب سے اپنی ماہوار آمدنی کا تیسواں حصہ یعنی تیس روپئے میں صرف ایک روپیہ[1] یا تیس روز کی کمائی میں سے صرف ایک روز کی کمائی - اُسی مذکورہ للٰہی تجارت میں لگا دینا قبول ومنظور فرمائیے اور خوب شوق اور نہایت فراخدلی سے اس پر عملدرآمد شروع کر دیجئے - اگر خدا توفیق بخشے تو میرے خیال ناقص میں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے - کیونکہ اس کا مقصد بہت بڑا اور عظیم الشان مقصد ہے - وہ یہ کہ اسلام کا بول بالا ہو اور حقانیت وسچائی یعنی توحید وسنت کے نور سے جہان پرنور اور اُجالا ہو - جسکی بیحد اور سخت ضرورت ہے - چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے اور کامیاب بنانے کیلئے حسب ذیل صورت اختیار کرنا چاہئے -

(۱) اسی وقف شدہ جائداد کی آمدنی سے جو اوپر مذکور ہوا نیز ماہوار ایک روز کی کمائی سے جو برابر ماہوار فی سبیل اللہ نکالی جایا کرے بالفعل دو یا تین عالم کو رکھ کر ایک باقاعدہ مدرسہ جاری کیا جائے اور نہایت تاکید وتنبیہہ سے علم دین پڑھانے کا کام پورے انتظام سے شروع کر دیا جائے - یعنی بندوبست ایسا ہو کہ ٹھیک ٹھیک اور صحیح معنے سے پڑھائی ہو - کیونکہ یہ نہ صرف مجھ کو بلکہ سب کو معلوم ہے کہ جا بجا مکتب و مدرسے ہیں جو برائے نام ونا کافی ہیں - اسی لئے عرض یہ ہے کہ جہاں جہاں سلسلہ تعلیم ہے وہاں کے حضرات اُس کو کافی اور پورے طور سے ترقی دیں - اور جہاں جہاں سلسلہ نہ ہو وہاں کے اصحاب بہت جلد توجہ مبذول فرمائیں اور کچھ کام کرکے دکھلائیں اب سونے و بیٹھنے کا وقت نہیں ہے -

(۲) اُسی آمدنی سے چند لائق طلباء کو جو غریب ہوں

[1] پہلی صورت اگر اہل ثروت کیلئے رکھئے اور یہ دوسری عام لوگوں کیلئے اور تیسویں حصہ کی بجائے فی روپیہ ۳ پائی تجویز کریں تو معقول ہو

اثبات التوحید - توحید وسنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید قیمت عہ (مینجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

کھانے وغیرہ کا بندوبست کرکے رکھا جائے اور علم دین پڑھا کر لائق و قابل عالم بنا دیا جائے۔

(۳) اسی آمدنی سے بالفعل کم سے کم ایک قابل اور لائق مولوی کو جو اچھے واعظ ہوں رکھکر خاص اپنے مقام میں نیز اُسکے اطراف کے تمام گاؤں اور دیہات کے مواضعات میں "تبلیغ الحق فی الاسلام" کا کام جاری کر دیا جائے یعنی عوام جاہلوں کو وعظ و نصیحت سے اور سمجھا بوجھا کر اہلحدیث بنانیکی پوری کوشش اور کامل طور سے جد و جہد کیجائے۔ نیز اہلحدیثوں کو بھی صحیح طور پر عامل بالحدیث بنایا جائے۔ کیونکہ ہم اہلحدیثوں کے جو حالات ہیں وہ پوشیدہ نہیں۔ خدا رحم فرمائے۔ ہم اہلحدیثوں کا صرف نام ہی نام باقی رہ گیا ہے۔ اسی لئے ضرورت اور اشد ضرورت ہے کہ برادران ملت کی اصلاح کی سعی بلیغ کیجائے۔ کیونکہ منجملہ فرائض یہ بھی ایک فرض ہے۔ کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ضروری حکم کی بجاآوری اور تعمیل ہو جس سے فیض عام پہنچے۔

میرے خیال ناقص میں یہ بات ہے کہ جو وقت آپ اس بے بہا اور بیش قیمت و لازوال للّٰہی تجارت کو عملی جامہ سے مزین کرینگے اُسوقت وہاں کے مقامی دیگر حضرات بھی ضرور آپ کا ساتھ دینگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ کیونکہ مفید و پر نفع تجارت سے کون شخص ہے جو محروم رہنا پسند کریگا؟ غالبًا کوئی نہیں۔ اسلئے میں آپ سے بزور سفارش کرتا ہوں کہ آپ ضرور اس تجارت کو جلد سے جلد شروع کر دیجئے۔ کیونکہ اس زندگانی کا کوئی قیام نہیں نہ ذرہ بھی اعتماد و بھروسہ ہے۔ اور یہ تجارت ایسی پختہ تجارت ہے کہ اگر آج شروع کرکے خدانخواستہ کل ہی اس دار فانی سے کوچ کر جائیں تو بھی جبتک اسکا سلسلہ موجود و قائم رہیگا۔ اور اسکے ذریعہ سے جتنے لوگ ہدایت یافتہ ہونگے۔ نیز جتنے لوگ عالم و مولوی بنینگے پھر وہ جن جن کو فائدہ و فیض پہنچائینگے۔ ان سب کا اجر و ثواب اسکے بانی مبانی کی ارواح کو برابر پہنچتا رہیگا۔ انشاءاللہ۔ کیونکہ یہ صدقہ جاریہ ہے جسکا مطلب صاف ہے کہ اسکی نیکی برابر جاری رہیگی[ل]۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو خدا کے دئے ہوئے مال و زر سے اس قسم کے کار خیر میں سبقت کریں نیز سابقین اولین میں اپنا نام لکھائیں۔

وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ الخ

"اور دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جسکا پھیلاؤ ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے جو خرچ کئے جاتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں"۔ الخ

سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

"دوڑو معافی کو اپنے رب کی اور بہشت کو جسکا پھیلاؤ ہے جیسے پھیلاؤ آسمان اور زمین کا رکھی ہے واسطے اُن کے جو یقین لائے اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر۔ یہ بڑائی اللہ کی ہے دیوے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔"

آپ کو معلوم ہوگا کہ غیر قومیں، غیر مسلم۔ اور کتنے نام کے مسلمان بھی کہ جنکو خدا نے اپنی بخشش اور عنایت و نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ وہ محض نام کیلئے مختلف اقسام سے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے خرچ کر دیتے ہیں اور خواہ مخواہ کو صرف دو چار یا دس پانچ روز کی چہل پہل یا واہ واہ کے واسطے مفت میں اُڑاتے اور برباد کر ڈالتے ہیں؛ تو کیا مدعی ایمان کیلئے جن کو خدا نے محض اپنے فضل سے مال و دولت بخشا ہے ان کو مذکورہ بالا انمول جوہر حاصل کرنا نہیں چاہئے؟ چاہئے اور ضرور چاہئے۔

اور ہاں اسکا بھی آپ کو پورا پورا علم ہے کہ نیکی کے کاموں میں آج کل کرنا یا ارادہ پر ارادہ باندھنا بیکار محض ہے۔ کیونکہ وہ پورا نہیں ہوتا۔ اور پورا نہ ہونیکی ایک خاص وجہ بھی ہے جس سے آپ آگاہ و بخوبی واقف ہیں یعنی شیطان رجیم جو کھلا ہوا دشمن ہے وہ تمام نیک کاموں کو روکتا اور بند کرانیکی سعی و کوشش کرتا ہے۔ مگر درس تدریس اور پڑھنے پڑھانے نیز وعظ و نصیحت سے (جو ذریعہ ہدایت ہے) اسکو بیحد نفرت و سخت عداوت ہے[ث]۔ اسلئے اس کام بلا توقف اور بغیر تاخیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام لیکر شروع کر دینا اور اسکا سنگ بنیاد رکھ دینا چاہئے کیونکہ "ہمت مرداں مدد خدا" والی مثل سچ اور بالکل صحیح ہے۔

اخیر میں میں ایک مسدس عالم باعمل حضرت مولانا عبدالجبار عمرپوری مرحوم کا سناتا ہوں جو دنیا کی بے ثباتی پر دلالت کرتا ہے ؎

دنیا کا باغ گرچہ نظر میں ہے پر بہار
ظاہر میں ہے شگفتہ و شاداب و سبزہ زار
ہوتا ہے اس پہ شیفتہ انسان نابکار
کرتا ہے یہ خیال کہ ہوگا یہ پائدار
رونق رہیگی اس میں ہمیشہ اسی طرح
ویراں نہ ہونے پائیگا ہرگز کسی طرح
لیکن اگر وہ کام لے عقل و شعور سے۔
سوچے ذرہ طبیعت و دل کے حضور سے
لبریز اسکو پائے سراسر فتور سے
گھبرائے اسکو دیکھ کے نزدیک و دور سے
ہرگز نہ دل لگائے پھر اس مرغزار میں
سمجھے کہ کچھ وفا نہیں اس سبزہ زار میں
ہیں اس میں دلفریب جو پودے لگے ہوئے
پتے ہیں اُن کے زہر سے بالکل بھرے ہوئے
ہیں بچھوؤں کے نیش ہر سو چھپے ہوئے
سانپوں کے ہیں مقام بہت کچھ بنے ہوئے
آیا جو اس بہار میں افسردہ ہوگیا
جسکو لگا یہ زہر وہ چوں مردہ ہوگیا
بوئے وفا نہیں ہے ذرہ اس بہار میں
نے حسن پائدار ہے اس گلعذار میں

[ل] آپ کی ہر تجویز بڑی دلسوزی پر مبنی ہوتی ہے خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی تجویز کی ذرہ سی ترمیم پیش کروں وہ یوں کہ مدارس تو کسیقدر ہیں خصوصًا مدرسہ رحمانیہ دہلی اسی آپ کے پیش کردہ اصول پر چل رہا ہے اسلئے ساری توجہ اسوقت تقریری اور تحریری تبلیغ پر ہونی چاہئے۔ یعنی ہر ایک اہل ثروت خداداد مال میں سے اتنا وقف کر دے کہ کم سے کم ایک مبلغ بافراغت کام کر سکے جسکا اندازہ میں ایک سو روپیہ ماہوار جانتا ہوں۔ خدا کے فضل سے اہلحدیث جماعت میں ایسے ایسے پانسو آدمی ملنے مشکل نہیں جنکی مجموعی تعداد پانسو مبلغوں کی متحمل ہوسکتی ہے۔ پھر ان سب کی قوت یکجا ہو تو زہے دنجے ۱۲ (مدیر)

[ث] ملاحظہ ہو الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء

[illegible]

AsliAhleSunnet.com

کانٹے لگے ہیں تیز چمن کے کنار میں　　پوشیدہ حرکت زنگ ہے اس آبدار میں
صورت میں خوشنما ہے حقیقت میں زشت ہے
نار سقر ہے گرچہ بظاہر بہشت ہے

(احقر ابو محمد عبد القادر عفی عنہ از جگر دھر پور)

فرمائیے تو رہنمائی کس طور سی کیجائے؟

مسلمانوں کی ابتری میں ذی علم و ذی عقل اور اَن پڑھ سب شامل ہیں۔ یوں تو ہر فرد مسلمانوں کی حالت زار پر آنسو بہا رہا ہے۔ تحریر و تقریر سب میں اُن باتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جس سے زبونیت اہل اسلام کی ہے یا آئندہ ہونے والی ہے۔ ماسبق کے واقعات و روایات بھی سنائے جاتے ہیں جس سے ان کو معلوم ہو کہ راہِ ترقی یہ ہے اور راہِ تنزل یہ ہے۔ مگر ان تمام بیانوں میں ایک گُر اور تہ کی بات یہ ہے کہ تحریر و تقریر کے صحیح مطلب کو سمجھنے کی بھی قوت لوگوں میں ہو۔ یعنی جانچ پڑتال کرنے کا مادہ موجود ہو۔ جانچ پڑتال میں ذاتی رائے اور مذہبی تعصب کو اگر دخل دیا جائے تو صحیح مطلب ہرگز سمجھ میں نہیں آئیگا۔ کیونکہ "المتعصب کالاعمی" (متعصب مثل اندھے کے ہوا کرتا ہے) مسلم مسئلہ ہے۔

پس شخص موافق اس اصول کے ہر تحریر و تقریر کو صحت تسلیم کے ساتھ تمیز کر سکتا ہے اور میزان عدل پر تول سکتا ہے کہ کونسی بات میرے لئے مفید ہے اور کون سی بات مضر۔ لیکن ابتری سے بچنے کیلئے جس طرح پر سننے اور پڑھنے والے کو اصول بتا یا گیا۔ اسی طرح سے محرر و مقرر کو بھی لازم ہے کہ تحریر و تقریر میں نہایت جانچ پڑتال کی بات کہیں۔ جو بات ہو وہ ایسی کہ خود حضرت ناصح گرفت میں نہ آجائیں۔ نصیحت امر آسان نہیں نہایت مشکل ہے نصیحت وہ کام ہے کہ ہزاروں نفوس کی صلاح و فلاح کا مدار ان کی ذات سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ بلفظ شرعی یوں کہیئے کہ بہشت و دوزخ کے دخول کا سامنا ہو جاتا ہے۔ مسلمان جبکہ ایک قعر مذلت میں تو اُس کے نکالنے کیلئے ڈوری مضبوط ہو۔ اور دام تنزل میں پھنسا ہے تو اُسکو کاٹنے کیلئے چاقو تیز ہو۔ ہاں کھینچنے والا بھی مضبوط ہو، قوی ہو، زور آور ہو، کمزور ہے تو بجائے نکالنے کے خود بھی گر جائیگا۔

پس اتنی بات جان لینے کے بعد خود بخود یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کونسی راہ ہے جس کو اختیار کر لینے سے چلنے والا سیدھا چلکر مقام مقصود تک پہنچ جائے؟ آپ کو معلوم ہے کہ ہر شخص کو طریقہ راہ روی کا نقشہ کھینچنا نہیں آتا۔ بلکہ ماہرین مقامات کو البتہ اسکا نقشہ طیار کرنا آتا ہے۔ وہ بیشک نہایت بہتر راستہ سوچکر نکال لینگے۔ جسطرح نقشہ طیار کرنے میں اصل مقام کی تصویر کا ماہرین مقامات کیلئے معہود فی الذہن رہنا ضروری ہے۔ اسی طرح قرآن و حدیث میرے نزدیک مثل مقام کے ہیں اور نقشہ کھینچنے والے علماء ہیں۔ العلماء ورثۃ الانبیاء۔ اسلام میں کسی کو مجال نہیں کہ اپنی ذاتی رائے اور نفسانیت کو دخل دیکر کسی امر میں رائے زنی کرے قارئین کو اس میں یہ شبہہ ہوگا کہ علماء کی حالت خود مبتذل ہے۔ لیکن اس شبہہ کا جواب آسان ہے کہ باوجود ان تمام عیبوں کے کوئی دوسرا شخص اس لائق بھی نہیں۔ نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ علماء میں اگر عیوب واقعی ہیں تو وہ علماء میں شمار نہیں کئے جا سکتے گنہگار عذاب کا سزاوار۔ فسق و فجور کا مرتکب بدعتی ہرگز عالم کہلانے کے لائق نہیں بہرکیف یہ ایک خارجی بات تھی۔ میرا مقصد یہ ہے کہ دین کی رہنمائی بجز علماء حق کے کوئی دوسرا کر نہیں سکتا۔ مگر جسطرح مسلمانوں کے ہر فعل پر افسوس کیا جا رہا ہے اسی طرح یہ بھی قابل افسوس ہے کہ علماء حق کی قدر و منزلت کو بھی خاص و عام نے اپنی نگاہ سے دور کر دیا ہے۔ واقعات عالم سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ علماء کی رائے اور اُن کے مسئلے دب جاتے ہیں اور روشن خیال والے اپنی وجاہت یا دولت یا شہرت کی بناء پر اپنی رائے کو اوپر کر لیتے ہیں۔ ہمارے روشن خیال اصحاب اور سیاست دان رہنما مصلحت وقت کو اکثر مواقع میں استعمال فرماتے ہیں۔ ذہن نصاریٰ ایسا غالب ہوا کہ شریعت اور سیاست کو جدا کر بیٹھے۔ بلکہ ذہن نصاریٰ ہی نہیں ذہن ہنود بھی مسلط ہو گیا۔

آخر میں ایک نصیحت آمیز بات پر مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ وہ نصیحت یہ ہے کہ نفس امارہ کی پیروی نہ کریں۔ بلکہ سب سے پہلے خلوص ... اوقات محنت

نسخۂ معجون

از جناب لائق

دوئی کا خرخشہ دل سے مٹائے جسکا جی چاہے　　خداوند احد سے لو لگائے جسکا جی چاہے
پھلا پھولا ہے دیکھو نخلِ وحدت کتنی کثرت کو　　مزہ توحید کے میوہ کا پائے جسکا جی چاہے
درِ توحید عرفاں کھل رہا ہے اہل سنت پر　　نکل بدعات سے سنت پہ آئے جسکا جی چاہے
تموزِ آفتاب حشر سے بچنا ہو گر ممکن　　لوائے حمد کے سایہ میں آئے جسکا جی چاہے
خدا پر جسکا ہو ایماں کرے کیوں سجدہ غیروں کو　　سمجھکر شرک کو دل سے مٹائے جسکا جی چاہے
نماز و روزہ گر دانستہ کوئی ترک کرتا ہے　　تو گھر اپنا جہنم میں بنائے جسکا جی چاہے
کھلی اسلام کی توہین ہے یہ تعزیہ داری　　علم کا بار عصیاں بھی اٹھائے جسکا جی چاہے
کھچڑی اور کاغذ کی پرستش شرک و بدعت ہے　　ذرا اپنا نیک کاموں میں لگائے جسکا جی چاہے
رسالت کا جو منکر ہے وہ مردودِ دو عالم ہے　　شفیع المذنبیں کے پاس آئے جسکا جی چاہے
اگر مانے نہ صدقِ دل سے حضرت کی حدیثوں کو　　بھڑکتی آگ دوزخ میں وہ جائے جسکا جی چاہے
جو ہووے قول فقہاء کا خلاف سنت نبوی　　عمل کرنے سو اُس پر باز آئے جسکا جی چاہے

کیا ہے دین کو ٹیڑھا فقہ پر اڑنے والوں نے
طریقہ احمدیؐ سیدھا ہو آئے جسکا جی چاہے

(مرسلہ خاکسار محمد فرزند علی از موضع سوٹھ گاؤں ضلع دربھنگہ)

AsliAhleSunnet.com

وگرویدگی اسلام کی حاصل کریں۔ کیونکہ جب تک گرویدگی اسلام میں نہ ہوگی ہرگز احکام دینی میں اُن کا ثبات وقیام نہ ہوگا۔ اور اس وقت تک حلال کو شہد خالص اور حرام کو زہر قاتل نہیں سمجھ سکتے۔

اقلی اللوم عاذل والعتابن
نقولی ان اصبت لقد اصابن

(احقر ابوذفر محمد عمر غفرلہ۔ ناظم انجمن اصلاحیہ پاکوڑ۔ سنتال پرگنہ۔ ضلع دمکا)

ہم کو کیا کرنا ہے

دنیا کی تمام قومیں، اور قوموں کے فرقے اپنی بقا۔ فلاح اور بہبودی کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ جہاں ہندو سبھا اور سنگھٹن ہیں وہاں آریہ سماج سناتن دھرم سبھا اور جین سبھا بھی قائم ہیں اور اپنی اپنی سلامتی اور بقا میں کوشاں ہیں اور غیروں کی مقابلہ میں سب متحد۔

ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ اہلحدیثان ہند نے بحیثیت اہلحدیث اپنی بقا کا کیا انتظام کیا ہے۔ نہ ان کے مدارس ہیں نہ یتیم خانے اور نہ دار الایامیٰ۔ نہ انکی کوئی سیاسی جماعت ہے کہ حکومت میں اپنی ہستی کا ثبوت دیکر اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ لے دے کر ایک اہلحدیث کانفرنس ہے جو کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی ہے۔ دہلی میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اہلحدیثوں کے قرآن خوانی کے مکتب بھی الشاذ کالمعدوم کا حکم رکھتے ہیں۔ باقی رہے مدارس دینی ان میں زیادہ تر بیرونجات کے طلبا تعلیم پاتے ہیں وہ بھی بڑی عمر کے۔ شہر کے بچے قرآن پڑھکر سیدھے انگریزی مدارس میں جاتے ہیں جہاں مذہبی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔

دینی مدارس میں بھی الفاظ نکات صرفیہ ونحویہ کی تعلیم ہوتی ہے نفس قرآن وحدیث کی نہیں۔ یعنی عمل سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ اہل حدیث ہند میں کبتک باقی رہینگے؟ ہماری حالت یہ ہے کہ ہر تحریک میں دوسروں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کام کر رہے ہیں۔ کام تو دوسروں کا انجام پاجاتا ہے مگر اس سے اہلحدیثوں کو مذہبی یا سیاسی کیا فائدہ ہوتا ہے

عربی اسکول دہلی میں دینیات کے دو اُستاد ہیں۔ ایک حنفی ایک شیعہ۔ علی گڈھ۔ اسلامیہ کالج اور مدارس میں کسی جگہ اہلحدیثوں کی ہستی کا بھی احساس ہو؟ کیوں ہو جبکہ خود اہلحدیثوں ہی احساس نہیں۔ آریہ سماج سناتن دھرم۔ عیسائی۔ قادیانی۔ شیعی۔ حنفی تعلیگاہیں یعنی مدارس وکالج اور بعض یونیورسٹیاں بھی موجود ہیں۔ اکثر یتیم خانے۔ ودھوا آشرم وغیرہ بھی موجود ہیں ان کی تبلیغ مذہب۔ سیاسی پروپگنڈا کا باضابطہ نظام بھی موجود ہے۔ برادران اہلحدیث آپ کے پاس کیا ہے؟ آپ کو ناز ہے کہ آپ کے پاس بہترین مناظر ہیں مگر وہ انفرادی حیثیت رکھتے ہیں کہاں کہاں بھاگے پھریں۔ آپ نے اس فن کے کسی مدرسہ کی طرف توجہ کی اور اسکے ماہرین کی خدمات سے مستفید ہونیکی کوشش کی۔

برادران محترم! میں عرصہ دراز سے آپ کی سمع خراشی کر رہا ہوں۔ میں نے مختلف صورتوں میں احساس پیدا کرنے کی کوشش کی یہانتک کہ اپنی خدمات (اگرچہ ان کی کوئی حقیقت نہیں) یہ خیال کرکے پیش کیں کہ شاید کام کی طرف طبائع رجوع ہوں۔ اسکا بھی نتیجہ نہ نکلا۔ پھر میں خود کام کرنے کو اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر کھڑا ہوگیا۔ میں نے اکابران قوم کی خدمت میں مطبوعہ خطوط ارسال کئے جنمیں صرف چار آنہ ماہوار کی امداد کی درخواست تھی۔ اسکا نتیجہ اسکا اثر جو کچھ ہوا وہ آپ سے مخفی نہیں۔ آپ نے اس کان سنا اور اُس کان اُڑا دیا۔ خطوط ردی کی ٹوکری کے سپرد ہوئے۔ یہ سب کچھ ہوا پھر بھی ابھی کام کا وقت ہے اگر آپ کرنا چاہیں۔ سنئے آپ کو حسب ذیل کام کرنے ہیں۔

(۱) تبلیغ کا نظام قائم کرنا ہے جس کے تین شعبے ہوں۔
(الف) مسلمانوں میں تبلیغ۔
(ب) غیر مسلموں میں تبلیغ۔
(ج) تصنیف وتالیف (واشتہارات وجوابات مخالفین)

(۲) کم سے کم مڈل کی جماعت تک اہلحدیث مشن سکول (آگے ترقی دیجا سکتی ہے)

(۳) دار الیتامیٰ۔ جس میں صنعت وحرفت وعلوم حاضرہ کی تعلیم نقلی وعلمی کے علاوہ تبلیغی کام سکھا کر مبلغ پیدا کئے جائیں۔

(۴) بیت الایامیٰ جسمیں ایامےٰ کو دین میں پکا کر کے مختلف قسم کے کام سکھائے جائیں مثلاً معلمانی، گورنس اور دائی وغیرہ۔

(۵) دینی مدارس موجودہ میں عملی تعلیم کی تحریک بشد ومد۔

(۶) نومسلموں کی تعلیم وغیرہ کا انتظام۔

اگر اہلحدیث ان کاموں کو نہیں کر سکتے تو پھر ان کو ہلاکت قومی کیلئے طیار رہنا چاہئے ؎

"اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند"

میں نے آج اگر بالاختصار ہی تاہم مافی الضمیر آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ اگست ۱۹۲۱ء سے لیکر نومبر ۱۹۲۶ء آگیا۔ مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔

میں یہ اعلان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جماعت المسلمین کے ممبروں کی خدمت کیلئے مجھ کو حتے الامکان دریغ نہوگا جماعت المسلمین کی ممبری کی صرف ایک شرط ہے کہ جو صاحب اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم اور ہر طریق پر بلا اکراہ وچون وچرا عمل کرنیکا عزم بالجزم کریں اور لباس کی سادگی بصورت شکل مشروع۔ اسراف وتبذیر سے پرہیز۔ اخلاق کی درستی کا مصمم ارادہ کرلیں اور عملاً ثبوت دیں وہ جماعت کے ممبر ہیں۔ تاویلات سے کام نہوگا۔ حکم۔ حکم ہے اسکے بعد بشرط فرصت میں بنی نوع انسان کی خدمت کو حتے الوسع موجود ہوں۔ دیکھنا ہے کہ جماعت المسلمین میں کون کون شرکت کی ہمت فرماتے ہیں ؎

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

خادم الاسلام
محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی

(فقہ اور فقیہ — فقہ، اصول فقہ اور فقیہ پر مفصل بحث۔ قیمت ۱۲ … (مجلہ اہلحدیث))

AsliAhleSunnet.com

طبقہ اولے کی روش

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے دیکھ لو توحید کو
لَمْ يَلِدْ سے جانچ لو اسکی صحیح تفرید کو
تا قیامت بھی جگہ دل میں نہ دینگے حق پرست
تین کی تثلیث کو اور چار کی تقلید کو

تمام کلمہ گویان اسلام کے یہی وردِ زبان ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رسول اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ جو بندوں کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے۔ یہ کلمہ طیبہ یہی ہدایت کرتا ہے کہ خدا واحد کی اطاعت اور رسول برحق کی اطاعت کی جائے بس اس میں ہدایت ہے۔

مسلمان کے لئے مقدم قرآن مجید اور دوسرے درجہ پر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل دستور العمل ہے۔ ہر ایک مسلمان کو چاہئے کہ قرآن حدیث پر عمل کرے اعتقادات عبادات۔ معاشرات۔ معاملات اور اخلاق کی عمدہ سے عمدہ تعلیم ہمارے لئے قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ جہاں مسلمانوں نے قرآن وحدیث سے روگردانی کی گمراہی میں پڑ گئے خواہ کسی طبقہ اور فرقہ والے ہوں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنتي۔

"یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ جب تک اُن کو تھامے رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک تو اللہ کی کتاب دوسرے میری سنت"

دیگر حضرت رسول مقبولؐ نے ارشاد فرمایا کہ

"ایسا زمانہ آویگا کہ میری امت پھوٹ کر ۷۳ فرقے ہوجاویگی۔ منجملہ اُن کے صرف ایک فرقہ ناجی یعنی نجات پانے والا ہوگا اور باقی سب فرقے ناری یعنی دوزخی ہونگے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نجات پانے والا فرقہ کون ہوگا! آپ نے فرمایا هم الذين على ما انا عليه واصحابي۔ یعنی نجات پانے والے وہ لوگ ہیں جو اس طریقہ پر ہونگے جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں"

اس حدیث سے صاف واضح ہوا کہ نجات پانے والے وہی لوگ ہونگے جو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قائم ہوں۔ یعنی جو فرقہ طبقہ اولے کی روش پر چلے۔ اور اِدھر اُدھر نہ بھٹکے وہ ناجی ہے۔

اس سے اہل سنت والجماعت کی تعریف نکلتی ہے:۔

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "غنية الطالبين" میں فرماتے ہیں۔

فعلى المؤمن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما سنه رسول الله صلعم والجماعة ما اتفق عليه اصحاب رسول الله صلعم في خلافة الائمة الاربعة الخلفاء الراشدين المهديين رحمة الله عليهم اجمعين۔

"یعنی مومن پر واجب ہے پیروی کرے سنت کی اور جماعت کی پس سنت وہ طریقہ ہے جس پر چلے حضرت رسول اللہ صلعم اور جماعت وہ ہے جس پر اتفاق کیا حضرت کے صحابہ نے چاروں خلفاء راشدین کے زمانہ میں۔ ان سب پر اللہ کی رحمت ہو"

مذکورہ بالا عبارت سے اہل سنت والجماعت کی کافی شناخت ہو سکتی ہے۔ طبقہ اولے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روش کیا تھی؟ وہ صرف سیدھے سادھے مسلمان تھے جن کا دستور العمل قرآن اور احادیث نبوی علیہ السلام تھا۔ اور بس۔ اس کے سوا نہ کوئی فرقہ تھا نہ فرقہ بندی۔ نہ کوئی تھا اور نہ کوئی غیر مقلد کہلاتا تھا۔

اور جو اتبعوا السواد الاعظم کا حکم ہوا ہے۔ سواد اعظم سے مراد گروہ صحابہ کرامؓ ہے سب مسلمانوں کو چاہئے کہ صحابہ کرامؓ کی روش پر چلیں صحابہ کرام قرآن وحدیث پر عمل کرتے تھے۔ اسی طرح ہم بھی عمل کریں۔ یہی نجات کا طریقہ ہے اللہ توفیق بخشے۔

(خاکسار احمد بن منشی غلام حسین سیالکوٹ شہر)

سوامی دیانندجی اور طعام

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

سوامی جی فرماتے ہیں۔

"آریوں کے گھر میں شودر یعنی بے علم عورت مرد کھانا پکانا وغیرہ خدمات کریں لیکن وہ جسم وکپڑے وغیرہ صاف رکھیں آریوں کے گھر میں جب کھانا بنادیں تو منہ باندھ کر بنادیں تاکہ اُن کے منہ سے جھوٹ اور نکلا ہوا سانس بھی کھانے میں نہ پڑے آٹھویں روز حجامت کرائیں اور ناخون کٹوائیں۔ نہا دھو کر کھانا بنایا کریں۔ آریوں کو کھلا کر آپ کھادیں"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۹)

اور ملاحظہ ہو۔

"جنہوں نے گوڑ، چینی، گھی، دودھ، آٹا، ساگ، پھل مول کھایا۔ انہوں نے گویا تمام جہان بھر کے ہاتھ کا بنا ہوا اور جھوٹا کھالیا۔ کیونکہ جب شودر۔ چمار بھنگی۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ لوگ کھیتوں میں سے ایکھ کاٹتے چھیلتے بیل کر رس نکالتے ہیں تب بول براز کرکے بغیر ہاتھ دھونے کے چھوتے اٹھاتے ہیں۔

حق پرکاش - ستیارتھ پرکاش کا جواب قابل دید - قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

رکھتے ہیں۔ آدھا گنا چوس، رس پی کر آدھا اُسی میں ڈالدیتے ہیں۔ اور رس پکانے کے وقت اُسمیں روٹی بھی پکا کر کھاتے ہیں۔ جب چینی بناتے ہیں تب پُرانے جوتے کہ جسکے تلے میں پاخانہ و پیشاب وگوبر دھول لگی رہتی ہے اُنہی جوتوں سے اُسکو روندتے ہیں۔ دودھ میں اپنے گھر کے جھوٹے برتنوں کا پانی ڈالتے ہیں۔ اُنہی میں گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور آٹا پیسنے کے وقت بھی ویسے ہی جھوٹے ہاتھوں سے اُٹھاتے ہیں اور اپنا ہاتھ بھی آٹے میں ٹیکتا ہے وغیرہ وغیرہ اور پھل مول کند میں بھی ایسی ہی کارروائی ہوتی ہے۔ جب ان چیزوں کو کھایا تو گویا سب کے ہاتھ کا کھا لیا۔

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۰)

خاکسار:- سوامی جی کا حکم ہے کہ جس نے چینی۔ گھی۔ دودھ۔ آٹا۔ ساگ۔ پھل۔ مول کھایا اُنہوں نے تمام جہان بھر کا ہاتھ کا بنا ہوا اور جھوٹا کھا لیا۔ لہٰذا آریہ صاحبان کی یہ سخت غلطی ہے کہ مسلمان وعیسائیوں کے ہاتھ کا چھوا ہوا اور اُن کا پس خوردہ کھانا کیوں نہیں کھاتے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ لہٰذا آریہ صاحبان کو لازم ہے کہ مسلمان وعیسائیوں کے ہاتھ کا بنا ہوا اور جھوٹا کھانا شروع کر دیں۔ اگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا تو سوامی دیانندجی اپنے حکم پر عمل آریوں کا نہ دیکھتے ہوئے سخت ناراض ہونگے۔ اور یہ آریوں کی سخت غلطی ہے۔ شاید ہی کوئی آریہ بچا ہو کہ جس نے چینی۔ گھی۔ دودھ۔ آٹا۔ ساگ۔ پھل۔ مول کا نہ کھایا ہو۔ اور جس نے ان چیزوں کو کھایا اُس نے بموجب پرمان سوامی دیانندجی تمام جہان بھر کا بنا ہوا اور جھوٹا کھا لیا۔ لہٰذا اہل اسلام وعیسائی صاحبان کی تیار کردہ اور جھوٹے کھانے سے آریہ صاحبان کیوں بچتے ہیں جبکہ بقول سوامی دیانندجی وہ تمام جہان کے ہاتھ کا بنا ہوا اور جھوٹا کھا رہے ہیں۔

اور ملاحظہ کیجئے۔ عیسائی واہل اسلام تو آریہ صاحبان کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھا لیتے ہیں۔ لیکن آریہ حضرات اہل اسلام وعیسائی صاحبان کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا نہیں کھاتے۔ یہ کس کی طرف سے بداخلاقی کا برتاؤ ہوتا ہے۔ آپس میں بداخلاقی کا برتاؤ نہ ہونا چاہئے جو بات اپنے اوپر اچھی نہ سمجھے وہ دوسرے پر بھی اچھی نہ سمجھے۔ سوچ سمجھکر کام کرنے چاہئیں ایسا نہ ہو کہ سوامی جی کا پرمان پڑھنا پڑے وہ کہتے ہیں "جب بربادی کا وقت آتا ہے تب آدمی کی عقل اُلٹی ہو جاتی ہے" (ستیارتھ صفحہ ۵۲۱) پھر ملینگے اگر خدا لایا۔

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل)

خطاب بہ مُسلم

(از جناب عبد)

اے دلِ مُسلم تجھے زیبا تھا کیا۔ کیا کر دیا
کیوں نظرانداز فرضِ حق تعالےٰ کر دیا

حکم قرآن و خبر سے تونے گردن پھیر لی
سرکشی آقا سے کی ناراض مولےٰ کر دیا

تونے انوارِ کلام اللہ کو دیکھا نہیں
دل کی آنکھیں بند کیں آنکھوں کو اندھا کر دیا

تختۂ مشقِ جفا اغیار کے تو ہو گیا
جس نے چاہا ظلم تجھ پر جا و بے جا کر دیا

چھوڑ کر احمدؐ کی طاعت خلد کی جو راہ تھی
غیر کے پیچھے چلا ہے جس نے گمراہ کر دیا

آفتابِ آسمانِ علم تجھے یا یہ کہ اب
جہل و نادانی کا اک عالم میں چرچا کر دیا

مانتا تھا تم کو پہلے کل جہاں اہلِ ہنر
بے ہنر اپنے کو اب مشہورِ دنیا کر دیا

دشمنِ جاں ایک کے ہو ایک اور ہو فتنہ گر
دشمنِ دیں کے لئے تم نے تماشا کر دیا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ تم نے دیا دل سے بھلا
باہمی بغض و حسد کینہ کا اجرا کر دیا

جو تجارت فخرِ عالم حضرت احمدؐ نے کی
موجبِ ذلت وہ تم نے پاک پیشہ کر دیا

تھا بزرگوں کا اگر قرآن و سنت پر عمل
بدعتوں کا دین میں اب تم نے رخنہ کر دیا

بندۂ حرص و ہوا ہو لالچی طامع ہو سب
تم نے رخصت صبر و استقلال و تقویٰ کر دیا

کام غیروں کے بنا دیتے تھے پہلے ہائے تم!
اپنے ہی کاموں نے اب تم کو نکما کر دیا

وعدہ ایفائی اگر مسلک تھا اُنکا روز و شب
تم نے وعدہ شکنی میں اپنے کو یکتا کر دیا

دین کی خاطر تن و من دھن وہ کرتے تھے فدا
دل کو تم نے قوم و دیں سے ناشناسا کر دیا

مرنا جینا اُن کا تھا اسلام دیں کے واسطے
خواہشِ نفسانیت نے تم کو اندھا کر دیا

خوفِ حق سے کانپتے رہتے تھے وہ شام و پگاہ
وائے دانش ترک تم نے فکرِ عقبےٰ کر دیا

وہ تو تھا آغاز اب تم دیکھ لو انجام کو
کیوں سلف کا نام بھی دنیا میں سوا کر دیا

قابلِ نفرین ہیں یہ کام سب یا کہ نہیں؟
مادۂ شرم و حیا کیوں تم نے ٹھنڈا کر دیا

کیا گلہ شکوہ زمانہ کا کریں اے عبد ہم
شامتِ اعمال نے یہ حال اپنا کر دیا

(مرسلہ خاکسار محمد فرزند علی از موضع سوٹھ گاؤں ضلع دربھنگہ)

حضرت محمد ﷺ عربی۔ توریت۔ انجیل اور وید سے حضور ﷺ کی نبوت کا ثبوت۔ قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث)

ثبوت قربانی گاؤ
جس میں قرآن مجید وحدیث شریف، ہندوؤں، آریوں کے وید شاستر، رامائن، مہابھارت اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ کرنے کے بعد آریوں کا دعویٰ گئورکشا محض لغو معلوم ہوتا ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت غذا ثابت کرتے ہوئے دکھلایا گیا کہ گوشت غذی انسان کو باحیا، خلیق اور نیک بناتی ہے اور گوشت نہ کھانے سے بے شرمی، بدعہدی اور بے مروتی پیدا ہوتی ہے۔ رسالہ دو حصوں میں چھپا ہے۔ قیمت فی حصہ ۲ر محصول ڈاک
(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

AsliAhleSunnet.com

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی

۵ "خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے سیماب دو"

"مرزائی جماعت عموماً پیش کیا کرتی ہے کہ قرآن شریف میں عام قانون ہے کہ جو شخص نبوت کا ذبہ کا دعوے کرے وہ تئیس سال تک مارا جاتا ہے۔ مرزا صاحب کا دعوے نبوت اگر کاذبہ تھا تو وہ تئیس سال سے زیادہ تک کیوں زندہ رہے؟ اس کا جواب متعدد دفعہ دیا گیا کہ مرزا صاحب دعوے نبوت کے بعد تئیس سال کیا بیس سال بھی زندہ نہیں رہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کے مریدوں میں سے ایک جماعت (لاہوری) تو سرے سے منکر ہے کہ انہوں نے نبوت کا دعوے ہی نہیں کیا، دوسری جماعت (قادیانی) جو قائل ہے وہ کہتی ہے کہ ۱۹۰۲ء میں دعوے نبوت کیا اور ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے۔ کل ۶ سال زندہ رہے۔

یہ تو ایک جواب الگ ہے مگر ہمارا قابل نامہ نگار منشی حبیب اللہ امرتسر دوسرے رنگ میں جواب دیتا ہے جو قابل قبول ہے۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی مرزا کی طرح ایرانی مرزا بہاء اللہ نے بھی زیادہ عمر پائی ہے تو کیا وہ بھی صادق موعود تھا؟ مضمون بہت محنت سے لکھا گیا ہے ناظرین بھی شوق سے پڑھیں۔ (مدیر)

شیخ بہاء اللہ کے دعاوی

(۱) وحی الٰہی پانے کا دعوے کتاب ادعیہ محبوبہ کے صفحہ ۲۸ پر ہے۔

"یا الٰہی میں نہیں جانتا کہ یہ لوگ مجھ پر کونسا جرم ثابت کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ کہیں کہ میں نے اپنے مقام سے بڑھ کر دعوے کیا ہے۔ تو یا الٰہی یہ دعوے تو نے ہی میرے لئے کیا ہے اور میرے ظہور سے پیشتر ہی تو نے میرے لئے مقدر فرمایا تھا اور سب کو اس کی خبر دی تھی اور اگر یہ لوگ کہیں کہ آیات کیوں ہوتا ہے تو میں اُن کا نازل کرنے والا نہیں ہوں بلکہ تو نے ہی ان آیات کو نازل کیا ہے۔ اور جس طرح تو چاہتا ہے نازل کرتا ہے جیسے کہ تو نے مجھ سے پہلے اپنے سفراء اور اصفیاء پر نازل کیا تھا۔"

(۲) موعود ادیان کل ہونیکا دعوے ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴۶۸ پر ہے۔

"بہائی مذہب میں بہاء اللہ کی آمد کوئی معمولی بات نہیں سمجھی جاتی بلکہ ان لوگوں کا اعتقاد ہے کہ تمام مرسلین و انبیاء جو باوقات مختلف ایک موعود کی خوشخبری سناتے چلے آئے تھے وہ سب پیشگوئیاں اسی بہاء اللہ کے حق میں تھیں اور بہاء اللہ ہی وہ موعود ہے جو ان سب نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا۔ چنانچہ خود بہاء اللہ اپنی ایک تصنیف میں اس بارہ میں اپنے متعلق الفاظ ذیل لکھتا ہے۔

"ھذا ھو الذی ذکرہ محمد رسول اللہ و من قبلہ الروح و قبلہ الکلیم ...... وھذا الصراط الاقوم کان مکنونا فی افئدۃ الانبیاء ومخزونا فی صدور الاصفیاء ومسطورا من القلم الاعلیٰ فی الواح ربکم مالک الاسماء"

یعنی یہ وہی ہے جس کے آنے کی نسبت محمد رسول اللہ (صلعم) نے پہلے خبر دی تھی۔ اور اُن سے پہلے حضرت مسیح نے اور اُن سے پہلے حضرت موسےٰ نے پیشگوئی کی تھی .... یہی وہ سب سے بہتر صراط مستقیم ہے جو نبیوں کے دلوں میں مستور چلا آتا تھا۔ اور خاصان خدا کے سینوں میں جمع پڑا تھا اور جو تمہارے مالک (خدا) ملک الاسماء کی الواح میں قلم اعلےٰ کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔"

پس اس طرح سب سے پہلی بات جو بہائی سلسلہ کے متعلق یاد رکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ بہاء اللہ اس بات کا مدعی ہے کہ میں اُن پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہوں جو پہلے انبیاء کسی موعود کے بارہ میں کرتے چلے آئے ہیں۔"

(۳) بہاء اللہ مسیحیت کا مدعی قادیانی رسالہ "تقریروں کا مجموعہ" (یعنی لیکچر لاہور) کے صفحہ ۶۴ پر جناب مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یوں درج ہیں۔

"آج پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود ایرانی لاہور میں فروکش۔ وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور مجھ سے مقابلہ کے خواہشمند ہیں۔"

(۴) بہاء اللہ نبوت کا مدعی قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۴۷۳۔ اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ۔ اور اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے کہ

"بہاء اللہ مدعی نبوت و رسالت تھا۔"

بہاء اللہ نے ۲۳ برس سے زیادہ مہلت پائی اخبار الحکم جلد ۸ نمبر ۳۶ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں ہے۔

(سوال) لو تقول علینا الآیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مدعی کاذب ۲۳ سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کسی مفتری کو اتنی مہلت نہیں دیتا ورنہ حق اور باطل میں کوئی تمیز نہیں ہو سکتی۔ اب دیکھئے بہاء اللہ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعوے ۱۲۶۹ھ میں کیا وہ ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہا۔ اور آخر دم تک اسی دعوے پر قائم رہا اور اپنے تئیں مہبط روح الٰہی بتاتا رہا۔ کیا وہ مفتری اور کاذب نہ تھا؟

(ص ۳ کالم ۳) (احمدی گجراتی)

(جواب) باب مسمی علی محمد بانی فرقہ بابیہ نے پچیسویں سال کی عمر میں بابیت و مہدویت کا ادعا کیا اور تیسویں سال کی عمر میں بادشاہ وقت کے حکم سے مقتول ہو گیا

نکاح مرزا - قرآنی [illegible] قیمت ۵/ (ملنے کا پتہ [illegible] اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

باب کے بعد اسکے خلیفہ بہاء اللہ نے اخیر عمر میں مہدویت و راجعت کا دعوےٰ کیا۔ جلد دنیا سے رخصت ہوا۔ خداوند تعالےٰ کا کلام "ولو تقول علینا بعض الاقاویل" اٹل ہے۔

دنیا میں کسی فرقہ کے پیرؤں کی کثرت کو دیکھکر بانی فرقہ کی کامیابی نہیں شمار ہوسکتی بلکہ جس بانی فرقہ کے ذریعہ اصلاح وسنوار و بہتری ہو اس بانی کو کامیاب کہہ سکتے ہیں۔ بابی فرقہ کی کتب بہت متدون ہوچکی ہیں مگر ان سے ان کے اعتقادات کا اب تک کسی کو سوائے تعریف باب و بہاء اللہ اور کچھ پتہ نہیں ملا۔ باب اور بہاء اللہ نے اسلام میں کوئی اصلاح نہیں کی۔ والسلام۔

تردید یہ سوال اسقدر بے پروائی سے ٹالا جانے کے قابل نہ تھا۔ حضرت من!

"لو تقول علینا بعض الاقاویل" اٹل ہے جبھی تو میں نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ بہاء اللہ بعد از دعوےٰ وحی چالیس سال تک زندہ رہا اور اسکی کل عمر اسی سال ہوئی۔ یہ تحقیق کر لیا گیا ہے کہ وہ اپنے دعوےٰ پر اخیر دم تک قائم رہا۔ اور ۱۲۶۹ھ میں اس نے دعوےٰ کیا نہ کہ اخیر عمر سنہ ۱۳۰۹ھ میں اور وہ باب کا خلیفہ نہیں تھا۔ بلکہ باب نے تو بتایا کہ اس کا ظہور مجھ سے اعلےٰ ہے جو کام میں نے نہیں کیا وہ کریگا۔ باقی رہا اسکے اعتقادات کا پتہ نہ چلنا سو اسکا یہ عقیدہ تو ظاہر ہے کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔

(احمدی گجراتی)

(دیکھو اخبار الحکم ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۹)

کتاب الفرائد مطبوعہ ۱۳۱۵ھ میں لکھا ہے۔

(یہ کتاب بہائی مصنف کی ہے۔ یہ مصنف بھی بہاء اللہ کی صداقت پر وہی دلیل لاتا ہے جو مرزا صاحب قادیانی اور مرزائی صداقت مرزا پر لاتے ہیں۔ غور سے سنئے)

"و مقصود حق جل جلالہ ازیں آیۂ مبارکہ (ولو تقول الخ) ایں است کہ اگر کلام را بہ بندہ ببین قوت را اخذ فرمائیم و عرق حیات اورا قطع نمائیم واحدے از شما مانع نتواند شد نفس ما جز ایں سخط نتواند گشت۔

و ایں آیہ صریح است بر اینکہ ہرگز خداوند تبارک و تعالےٰ مہلت نخواہند داد نفسے را کہ کلام را بکذب باو نسبت دہد کتابے را کہ خود تصنیف نمودہ باشد نام او را وحی آسمانی نہد و آیات الٰہیہ خداوند تعالےٰ اللہ عما یقولون الظالمون علواً کبیرا بر صغیر و کبیر امیر و حقیر معلوم و واضح است کہ حضرت باب اعظم نقطہ اولےٰ در مدت ہفت سال وجمال اقدس ابہی تقریباً چہل سال بہمیں برہان متمسک بودند بہمیں دلیل بر اعلاء امر اللہ قیام فرمودند وخصوصاً حضرت بہاء اللہ پس از خروج از دار السلام بغداد الی یوم صعود در الواح کثیرہ کہ عدد آنرا بعض مورخین زیادہ از ہزار نوشتہ اند تصریح فرمودہ کہ ایں کلمات کلمات الٰہیہ است و ایں صحت آیات سماویہ از خود نسیقر باید و بغیر ما اذن اللہ بکلم نمی کنند۔" (صفحہ ۲۴/۲۵)

نوٹ رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے کہ بہائی لوگ کہتے ہیں کہ آیت لو تقول علینا میں جھوٹے نبی کو تئیس سال سے زیادہ مہلت ملنے کی نفی کی گئی ہے۔ لیکن بہاء اللہ کا ابتدائی دعوےٰ سنہ ۱۸۵۶ء میں ہے اور سنہ ۱۸۹۲ء میں مرا۔ گویا وہ دعوےٰ کے بعد ۳۶ سال تک زندہ رہا۔ پس معلوم ہوا کہ وہ صادق تھا۔

نتیجہ اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ

(۱) بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔
(۲) بہاء اللہ کا یہ دعوےٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔
(۳) بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ سنہ ۱۲۶۹ میں کیا۔
(۴) بہاء اللہ اپنے دعوےٰ پر اخیر دم تک قائم رہا۔
(۵) بہاء اللہ سنہ ۱۳۰۹ھ (یعنی ۱۸۹۲ء) میں مرا۔
(۶) بہاء اللہ بعد از دعوےٰ وحی چالیس سال تک زندہ رہا۔

پس اگر مرزا صاحب آیت "لو تقول علینا" الآیہ کی رو سے (بقول احمدیوں کے) صادق ٹھہرتے ہیں تو احمدیوں کو چاہئے کہ بہاء اللہ کے دعاوی پر بھی ایمان لے آویں۔ کیونکہ بہاء اللہ نہ جان سے مارا گیا بلکہ مرزا صاحب سے زیادہ زندگی پاکر مرا۔ اس کا سلسلہ بھی تباہ و برباد نہ ہوا بلکہ اسکی جماعت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے ؎

آج دعوےٰ اُن کی یکتائی کا باطل ہوگیا
روبرو اُن کے جو آئینہ مقابل ہوگیا

(عاجز حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

سوم یا بھنگ

ایک نیا انکشاف

نشیلی اشیاء کا استعمال سوائے اسلام کے ہر مذہب و ملت میں پایا جاتا ہے۔ اسکی مضرتوں۔ اخلاقی خرابیوں اور تمدنی نقصانات سے یا تو بانیان مذاہب واقف ہی نہ ہوئے تھے یا انہوں نے دیدہ و دانستہ ان سے چشم پوشی کی۔ اور کسی قسم کا تعرض روا نہ رکھا۔ بلکہ مقدس تیوہاروں اور خاص خاص موقعوں پر ان اشیاء کا بطور مذہبی مراسم کے استعمال کرنا اس امر پر قوی دلیل ہے کہ نشہ آور چیزیں ان کی زندگی کا بہترین مشغلہ تھیں۔ یہودیوں کے ہاں تو یہ کیفیت تھی "انہوں نے ایک لڑکی فروخت کی تاکہ مے پیویں" (یوایل ۳/۳)

عیسائیوں کے ہاں خود ان کے خداوند نے شراب کا معجزہ دکھلایا اور مقدس پولوس کو اپنے خط میں کلیسا کے ایک رکن کو لکھنا پڑا کہ۔ "تفریح کیلئے مے پیا کر" (انجیل متی ۵)

؎ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی کو خدا جانے کہاں سے الہام ہوا جو لکھ مارا کہ

"یورپ کے لوگوں کو جسقدر شراب نے نقصان پہنچایا اسکا سبب یہ تھا کہ عیسےٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے [illegible]

(بہاء وارث مرزا ۔ احادیث نبویہ اور اقوال والہامات مرزا سے مرزا قادیانی کی تردید۔ قیمت ۴؍ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

ہندوستان کی پرانی تہذیب کا ذخیرہ تعلیمات وید بھی اس مست قلندر بنانے والی شئے سے خالی نہیں بلکہ ایک پنک آب بھنگ نوش اپنی سرمستی کے ثبوت میں وید کا ایک بڑا حصہ سوم سے معمور پاتا ہے۔ اور اسکی مسرت کی انتہا نہیں رہتی جبکہ وہ بڑے بڑے دیوتاؤں کو اسی سوم سے مست الست پاتا ہے اور اسی کی ہوش ربا تاثیر سے بیخودی کا جلوے دیکھتا ہے۔

ہمارے سماجی دوست فرماتے ہیں کہ سوم دراصل ایک پہاڑی بیل ہے جو نہایت ہی فرحت افزا اور حیات بخش ہوتی ہے۔ اس میں نشہ نام کو نہیں ہوتا۔ مگر آؤ ذرہ اس پہاڑی بیل کی خصوصیات کو خود ویدوں سے دیکھو اور انصافاً بتلاؤ کہ یہ بیل ہے یا بقول شخصے ؎

"بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید"

سونٹا اور کونڈے کا معاملہ!

اوّل۔ "سوم ہرے رنگ کا ہوتا ہے"۔ (دیکھو رگوید منڈل ۹ سوکت ۶۵ رچا ۸) اور نروکت ادھیائے ۴ کھنڈ ۱۵ میں ہے کہ "ہری سوم ہوتا ہے ہرے رنگ کا"۔

دوم۔ "اس کے پتے ٹیڑھے ٹیڑھے آرے دار ہوتے ہیں"۔ (منڈل ۹ سوکت ۶۶ رچا ۲)

سوم۔ "اس کو سل بٹے یا کونڈے اور سونٹے سے طیار کرتے ہیں"۔ (منڈل ۹ سوکت ۶۶ رچا ۷ اور منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۱ رچا ۱۰۔ اور منڈل ۱ سوکت ۲۸ رچا ۳)

چہارم۔ "اس کے ساتھ ہمیشہ گوشت کا استعمال ہوتا ہے"۔ (۱۰ $\frac{۲۷}{۲}$ و ۱۰ $\frac{۲۸}{۳}$ و ۵ $\frac{۲۹}{۷\text{-}۸}$)

ان خصوصیات کی موجودگی میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ سوم دراصل ایک نشہ آور چیز ہے جس کو ہم بھنگ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں ویدوں میں عام شراب اور جو کی شراب کا بھی مختلف جگہ تذکرہ پایا جاتا ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے پرارتھنائیں کی گئی ہیں۔ مثلاً

"عام شراب اور جو کی شراب ہمیں حاصل ہو"۔ (اتھر وید ۶ $\frac{۶۹}{۱}$)

پھر اتھر وید میں بہتی ہوئی شراب کے عطیہ کا ذکر ہے (۴ $\frac{۳۴}{۶}$) اسی طرح اتھر وید ۱۰ $\frac{۶\text{-}۱}{۵}$ میں تیز شراب کا عجیب بیان لذت و سرور سے ہوا ہے۔

پھر اتھر وید ۴ $\frac{۱}{۲۵}$ میں لکھا ہے۔

"جو طاقت خوبصورت فاحشہ عورت کی ران میں ہے اور جو قوت شراب میں ہے یا جوئے اور پانسوں میں لطف ہے ان سب کے ساتھ اس عورت کو طاقتور بناؤ"۔

پارسیوں کی کتابوں میں بھی شراب اور ساغر نوشی کے مختلف جلوے نظر آتے ہیں۔ عیسائی مذہب کی روحانیت کا مدار تو اسی پر آ کر رہ گیا ہے۔ میں نے حیدرآباد سندھ میں ایک شراب فروش کی دکان پر دو سائن بورڈ دیکھے۔ ایک پر انگریزی میں لکھا تھا

"راہبوں کیلئے خالص شراب"

دوسرے پر تحریر تھا۔

"یہ [illegible] شراب (ایک خاص نام تحریر تھا) استعمال کرو۔ کیونکہ اس کو خداوند نے نوش کیا ہے"۔

اللہ اللہ! یہ صرف اسلام ہی ہے کہ جس نے نہ صرف شراب کو بلکہ تمام مسکرات اور نشہ آور چیزوں کو اپنے متبعین پر تا قیام قیامت حرام ٹھیرایا۔ اور اس ام الخبائث کے مہلک اثرات سے بنی نوع انسان کو آگاہ فرمایا۔ ملاحظہ ہو۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

(یعنی، اے نبی کہدو کہ میرے رب نے تمام ظاہری اور باطنی فواحشات کو حرام کردیا ہے"۔

عاجز ابوالکلام محمد عثمان تنویر دہلوی
از کراچی شہر۔ کچہری روڈ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰

مرزا صاحب نے حضرت یسوع مسیح کے حق میں ضمیمہ انجام آتھم میں جب لکھا تھا کہ "ان کی تین دادیاں اور نانیاں بدکارہ تھیں۔ اور وہ خود بھی حرامکاروں سے تعلق رکھتے تھے"۔ تو مرزائی اس کے جواب میں کہا کرتے تھے کہ یہ اُس شخص کے حق میں ہے جس کا نام یسوع تھا حضرت مسیح کے حق میں نہیں۔ مگر یہاں تو اُس ذات ستودہ صفات کے حق میں ہے جن کا نام عیسےٰ اور نام کے ساتھ خدا نے اپنے تصرف قدرت سے علیہ السلام بھی لکھوایا ہے۔

احمدی دوستو! واللہ تمہارے حال پر رحم آتا ہے۔ اُسی رحم کا اثر ہے کہ میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں۔ مرزا صاحب "براہین احمدیہ" جلد چہارم میں لکھتے ہیں کہ

"میری مشابہت حضرت عیسٰی علیہ السلام سے ایسی ہے کہ علماء اعلےٰ میں دونوں میں تمیز مشکل ہے"۔

ایمان سے کہنا! حضرت مرزا صاحب اس مشابہت کو پورا کرنے کیلئے کتنی بوتلیں پیا کرتے تھے؟ تمہارا کیا حال ہے؟ کبھی سنت مرزا پر عمل ہوتا ہے یا نہیں؟ خوب پیا کرو کوئی ناصح منع کرے تو کہہ دیا کرو ؎

"ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں"

(مدیر)

قابل دید رسائل در تردید آریہ مشن از حضرت مولانا عبدالصمد صاحب جہانگیری

آریہ دھرم کا انصاف ۲ر آریہ دھرم کا فوٹو ۲ر تثلیث وید ۲ر آریوں کا خوفناک ایشور ۲ر
ابطال تناسخ حصہ اول ۳ر وید کا بھید حصہ اول ۱ر ایضاً حصہ دوم ۲ر حدوث مادہ ۲ر
حدوث روح ۲ر آریہ سماج اور سناتن دھرم ۲ر ثبوت قربانی گاؤ حصہ اول [illegible]

مقدس رسول۔ آریوں کے رسالہ "رنگیلا رسول" کا معقول و مدلل جواب۔ قیمت ۱۰ ار (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

اطلاع بارہا اطلاع دی گئی ہے کہ قلمی جواب کے لئے واپسی لفافہ پر اپنا پتہ پورا انگریزی یا اپنی ملکی زبان میں خود لکھکر بھیجا کریں جواب قلمی مطلوب ہو یا مطبوعہ ہر دو حال میں فی جواب ار غریب فنڈ کیلئے آیا کرے۔

تاہم بعض اصحاب خاصکر خریدار اصحاب خیال نہیں کرتے۔ لاچار ایسے بے پرواؤں کی استفتار بغیر جواب واپس کئے جاتے ہیں۔

(مفتی)

س ۲۶ } الکحل۔ افیون۔ بھنگ وغیرہ جو بوجہ نشی ہونے کے حرام ہیں مگر کیا نجس بھی ہیں؟ یعنی اگر بطور لیپ وغیرہ بیرونی استعمال کیا جائے تو بدن اور کپڑے نجس ہوتے ہیں؟ نیز ان اشیاء کا بیرونی استعمال جائز ہے یا نہیں؟

(محمد یوسف خطیب)

ج ۲۶ } جس صورت میں نشہ آور ہوں کثیر ہوں یا قلیل اُس صورت میں حرام ہیں۔ بیرونی استعمال سے نشہ آوری کا احتمال نہیں۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س ۲۷ } ایک شخص کی چیز چوری ہوگئی اُسکو کسی پر شبہ ہوا۔ لہذا بموجب مجربات کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ مصنفہ امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطیؒ اور نواب صدیق حسن صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنے تجربوں سے لکھا ہے کہ چور کی شناخت کی یہ ترکیب ہے کہ دو شخص آمنے سامنے بیٹھکر ایک مٹی کا نیا لوٹا انگشت سبابہ سے اُٹھادیں اور متہم کا نام لکھتے جاویں اور سورہ یٰسین مکہ مبین تک پڑھیں۔ جسکے نام پر لوٹا گھوم جاوے وہی چور ہوگا اس طریق سے اگر کسی اہلحدیث نے یہ عمل کیا تو وہ کس درجہ کا گنہگار ہے اور یہ کام ناجائز ہے یا نہیں؟

(ابراہیم پٹیل از ودیاڈ)

ج ۲۷ } شرعی کام نہیں۔ عاملین کا تجربہ ہے کوئی شخص علم طب کی طرح اسکو مفید پاکر استعمال کرے۔ اور اسمیں فائدہ پاکر فائدہ کا اظہار کرے بغیر اعتقاد ثواب کے تو یہ کام بدعت نہیں ہوگا۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۲۸ } ہندہ زوجۂ خالد بخانۂ والدین مرگئی زوج ہندہ یعنی خالد جو حاضر خدمت زوجہ تھا اُس کو ہندہ مرحومہ کے چچیرے چچا وغیرہ نے بایں عذر کہ بعد فوت زوجہ کے شوہر مثل اجنبی غیر محرم ہو جاتا ہے یہ کہا کہ اب تم نہ دیکھ سکتے نہ ہاتھ لگا سکتے نہ اُسکو گور میں اُتار سکتے ہو۔ ہاں مثل اغیار شرکت جنازہ کر سکتے ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ان غیر محرموں نے کیا اور زوج ہندہ کو آخری دید سے بھی باز رکھا اور غیر محرمان نے سبھی کچھ کار تجہیز و تکفین خود کیا اور قبر میں بھی خود اُتارا۔ ان حالتوں میں حکم شرع شریف کیا ہے اور ان نامحرمان نے جو محرم بنکر کارروائی کی ان کیلئے کیا حکم شریعت ہے؟

(سائل خالد زوج ہندہ مرحومہ)

ج ۲۸ } بعد موت زوجہ کے خاوند مرحومہ بیوی کو دیکھ سکتا ہے۔ بلکہ غسل بھی دے سکتا ہے اُس کے سب حقوق بحال ہیں۔ حدیث شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو فرمایا تھا اگر تو مجھ سے پہلے مرگئی تو میں تجھے غسل دونگا۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خود غسل دیا تھا۔ اس لئے وارثان ہندہ کا اُسکے خاوند کو روکنا حق تلفی ہے۔

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۹ } صحیح بخاری مترجم کتاب الحیل باب فی النکاح میں دیکھا۔ بعض لوگوں نے کہا اگر کسی کنواری عورت سے نہ اذن لیا گیا نہ نکاح کیا گیا مگر ایک شخص نے دو جھوٹے گواہ اس امر پر قائم کردئے کہ اس کنواری عورت نے اپنی رضامندی سے مجھ سے نکاح کیا تھا۔ قاضی نے نکاح ثابت کر دیا۔ حالانکہ مدعی جانتا ہے کہ یہ جھوٹی گواہی ہے۔ لیکن اس عورت سے جماع کرنا اور نکاح بھی صحیح ہوگیا۔ خاکسار کی سمجھ میں نہیں آتا اسلئے برائے کرم اخبار کے فتاوے میں درج کیجیئگا۔

(فیاض علی معرفت خریدار ۹۰۲۵)

ج ۲۹ } علماء میں سلف سے خلف تک ایک مسئلہ اختلافی چلا آیا ہے کہ قضاء قاضی ظاہر باطن میں نافذ ہے یا صرف ظاہر میں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ مسلمان حاکم جو بظاہر بپابندی قانون شریعت فیصلہ کرے اور وہ غلط ہو تو اُسکا انفاذ جیسا ظاہر میں ہوگا خدا کے نزدیک بھی ہوگا یا نہیں؟

جمہور علماء اور محدثین ایک حدیث کی سند پر کہتے ہیں قاضی کا غلط فیصلہ گو دنیا میں بزور حکومت نافذ ہے مگر خدا کے نزدیک غلط ہونے کی صورت میں صحیح نہ ہوگا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قضاء قاضی دنیا و آخرت دونوں میں نافذ ہے۔

اس اصول کے بعد یہ سمجھئے کہ کوئی شخص جھوٹا دعوے نکاح کر کے جھوٹے گواہ پیش کردے جنکی شہادت پر حاکم دھوکہ کھاکر نکاح بحال کردے تو جمہور علماء اور محدثین ان میاں بیوی کے ملاپ کو صحیح نہیں کہتے۔ بلکہ زنا کے حکم میں جانتے ہیں گو دنیا میں زنا کی سزا اُن کو نہ ملے مگر آخرت میں ملیگی۔ لیکن امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جھوٹے دعوے کا اور جھوٹی شہادت کا گناہ تو اُسکو ہوگا لیکن زنا کا نہیں ہوگا۔ قاضی کے فیصلہ سے نکاح منعقد ہو جائیگا

امام بخاری کتاب الحیل میں اس مسئلہ کا رد کرتے ہیں۔" یہ ہے مطلب اُس عبارت کا۔

(۴ ر داخل غریب فنڈ)

س ۳۰ } ایک مقتدر مسلمان شخص جسکے قبضہ میں مسلمانوں کے حقوق ہیں۔ جسوقت کہ وہ ان حقوق پر قابض ہو رہا تھا مسلمانوں نے عرض کیا کہ خبردار ہمارے حقوق کو ٹھیس نہ لگے۔ اسکے جواب میں صاحب موصوف نے وعدہ کیا کہ میں تمہارے اور اپنے حقوق برابر جانتا ہوں تم میں اور مجھ میں کچھ بھی فرق نہ ہوگا۔ اب وہ مسلمانوں کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ دھتکار رہا ہے اور لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ تو جواب ملتا ہے کہ میرے ساتھیوں نے مجھے مجبور کیا۔ کیا یہ شخص گنہگار نہیں جو وعدہ خلافی کر رہا ہے؟ (محمد علی عباس جنوبی افریقہ)

ج ۳۰ } وعدہ خلافی کرنی تو بہرحال میں گناہ ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا۔

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

کھلی چٹھی

بخدمت صدر بلدیہ امرتسر

جناب من! میں آپ کو آپ کے ذمہ دار عہدہ پر توجہ دلاکر کمیٹی کی غفلتوں پر آگاہ کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

اس میں شک نہیں کہ گورنمنٹ نے ہندوستانیوں کو بااختیار حکومت دینے کیلئے میونسپلٹیوں کی صورت میں لوکل سلف گورنمنٹ عطا کی تھی جو بمنزلہ پرائمری کے ہے۔ لیکن ہم ہندوستانی اس پرائمری میں ایسے پھنسے ہیں کہ گمان سے باہر ہے۔ بلکہ انصاف تو یہ ہے کہ ہم اس پرائمری میں فیل ہو چکے ہیں۔ آپ سے مخفی نہیں کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ کہاں تک اہل شہر کے حقوق ادا ہو رہے ہیں۔ میں درخواست کروں کہ آپ کسی روز مجھ کو ساتھ لیکر شہر اور بیرون شہر کا گشت لگائیں تو میں آپ کو شہر کی ناگفتہ بہ حالت دکھاؤں۔ امید ہے انشاء اللہ آپ مجھ سے متفق ہونگے کہ واقعی ہم ہندوستانی اس پرائمری میں فیل ہیں

عام حالت کا ذکر تو میں آپ کو عند المعائنہ ہی سناؤنگا۔ نمونہ کیلئے دو مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(۱) دروازہ لوہگڑھ سے باہر ایک گندہ نالہ ہے جس کی مغربی جانب تکیہ حاجی محمد حسین مرحوم میں ایک مسجد بصورت چبوترہ ہے اور شرقی جانب مندر ہے اُس نالہ کو ملاحظہ فرمائیں کہ پانی دور دراز سے آکر ایک جوہڑ بن گیا ہے۔ مگر کمیٹی اس پانی کے نکالنے کا کوئی خیال نہیں کرتی۔ میں نے انجنیر صاحب کو لکھا تو جواب مورخہ ۸ $\frac{۱۰}{۲۶}$ آیا کہ جنرل کمیٹی میں پیش کرکے جواب دونگا۔ آجتک انتظار ہے مگر جواب ندارد۔ حالانکہ اُس نالہ کے سڑے ہوئے پانی کے دونوں جانب بدبو پھیل رہی ہے جو ذرہ سی توجہ سے صاف ہو سکتا ہے۔

دوسری تکلیف تعمیر مکانات کیلئے کمیٹی سے اجازت لینے کی ضرورت ہے۔ مگر کیا جناب کو معلوم ہے کہ کیا شہر میں کوئی مکان بھی اجازت سے بنتا ہے؟ نہیں۔ کیوں؟ کمیٹی کا قانون یا حکم ہے کہ دو مہینوں تک اجازت کا انتظار کرو۔ دو مہینے تک اجازت نہ پہنچے تو بنالو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مکان بنکر بالکل مکان بننے لگ جاتا ہے تو اجازت پہنچتی ہے۔ کیا کہنے ہیں۔ حالانکہ نقشہ وغیرہ سب مکمل کرکے دیا جاتا ہے۔ کیا میں اگر یہ عرض کروں کہ میونسپلٹی اپنی توہین خود کراتی ہے" تو غلط ہے؟ اس قسم کی اجازت دینے میں کسی مسل مرتب کرنے یا ملاحظہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے؟

مالک مکان کی ضرورت فوری کا اندازہ کریں تو جناب یقیناً تسلیم فرمائینگے کہ اتنی مدت دراز اجازت تعمیر کیلئے لگانا کمیٹی کی غفلت نہیں بلکہ ظلم ہے۔

سیدھی بات ہے کہ درخواست جن افسروں کی نظر سے گذرنے کی ضرورت ہے ایک دو روز میں اُن کی ملاحظہ سے گذار کر مالک مکان کو اجازت دیدیجائے۔ یہ دو مہینے کی مہلت کا ہے کی۔ اور دو مہینے کے بعد تین چار بلکہ چھ مہینوں کی نیند کس بکان پر۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر توجہ فرمائینگے ورنہ پبلک فائدہ کیلئے کوئی اور دروازہ کھٹکھٹانا ہوگا۔

(اڈیٹر)

حرم کعبہ میں وحدت

میں نے جو سفر حج کے مراسلات میں اس واقعہ پر سخت اظہار رنج کیا تھا کہ مکہ اور مدینہ دونوں مقدس مقاموں میں اسلامی وحدت نظر نہیں آتی بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک جنس کا درجہ ہے اور اُس کے اندر مختلف دین ہیں۔ کیونکہ ایک جماعت ہوتی تھی تو دوسری اُسکے متصل ہی کھڑی ہوجاتی۔ حالانکہ نمازی کوئی باہر سے نہ آتے تھے بلکہ وہاں ہی بیٹھے ہوئے جماعت ادا لینے میں نہ ملنے والے ثانیہ میں مل جاتے۔ واللہ یہ نقشہ دیکھکر مجھے بہت صدمہ ہوتا تھا اور غالباً ہر ایک دردمند اسلام کو ہوتا ہوگا۔

الحمد للہ کہ شاہ حجاز ابن سعود ایدہ اللہ کی توجہ سے یہ رنج دور ہوگیا۔ جسکی تفصیل یہ ہے۔

کہ کاسرکاری اخبار "ام القریٰ" مورخہ ۲۳۔ ربیع الثانی راوی ہے کہ

"مذاہب اربعہ کے علماء نے جمع ہوکر تجویز کیا کہ حرم شریف میں جماعت ایک ہی ہونی چاہئے جس کی صورت یہ ہوئی کہ شافعیہ کے تین امام (فلاں فلاں وغیرہ) اور حنفیوں کے تین امام مالکیوں کے تین اور حنبلیوں (نجدیوں) کے دو امام منتخب ہوئے۔ یہ امام نوبت بنوبت جماعت کرایا کرینگے۔ مگر جماعت ایک ہی ہوگی (یوں اگر چند کس پیچھے رہجائیں اور ایک کونے میں ملکر پڑھ لیں تو غالباً ممنوع نہوگا) یہ تجویز سلطان ابن سعود کے حضور میں پیش ہوئی تو انہوں نے اسکو منظور فرمالیا۔ چنانچہ اب حرم میں ایک ہی جماعت ہوتی ہے۔"

غالباً مدینہ شریف میں بھی ایسا ہی ہوگیا ہوگا یا ہوجائیگا۔ انشاء اللہ۔ نعم الوفاق وحبذا الاتحاد۔

کیا نجدی قبہ خضراء گرائینگے؟

ہم ہندوستانی چونکہ ہمیشہ سے سیاسیات سے بےسروکار رہے خصوصاً آجکل تو اس بیکاری میں اُکتا گئے ہیں۔ اسلئے ہمیں کبھی کبھی خواب ایسے متوحش آتے ہیں کہ ہم اُن سے دوسروں کو بھی متوحش کرتے ہیں یا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی مثال ہمارے لکھنوی جلسہ کے بانیان میں ملتی ہے۔ آجکل اُنکو واہمہ گذرا ہے کہ سلطان ابن سعود شاہ حجاز جو مدینہ شریف گئے ہیں وہ گنبد خضراء سارا یا کچھ حصہ ضرور گرادینگے۔ بس پھر کیا تھا ادھر تار اُدھر تار کابل تار ایران تار۔ دوڑو بھاگو لپکو۔ سرکوسہ روضہ کو گرانیوالا آیا۔

آخر اس کا ثبوت کیا؟ ثبوت یہ کہ حجاز کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ صحابہ کی بقیہ قبریں بھی گرادی گئیں۔ اناللہ۔ بس [illegible]

تقسیم میراث۔ تقسیم وراثت کا بیان آسان پیرایہ میں۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

کیا ہی معقول باتیں ہیں۔ افسوس دنیا اپنی بہتری میں لگی ہوئی ہے اور ہم قبروں کے جھگڑے میں لگ رہے ہیں۔

وسطی پنجاب میں
خوفناک ڈاکوؤں کی سرگرمیاں
اور ان کا قطعی انسداد

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

سنہ ۱۹۲۵ء میں متوسط پنجاب مجرموں کے گروہوں اور ڈاکوؤں کی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا۔ اس علاقہ میں آبادی گنجان ہے لوگ خوشحال ہیں۔ اور بیت سا رقبہ یا تو زیر کاشت ہے یا جنگلوں پر مشتمل ہے۔ یہ حالات مجرمانہ سرگرمیوں کیلئے موافق ہیں۔ سال مذکور میں جب جرائم کی شرح اوسط سے بڑھ گئی تو دو مجرم گروہ اور دیگر خوفناک لٹیرے یہاں خلاف قانون حرکات کے مرتکب ہوتے رہے۔ انہوں نے کم از کم ۲۶ ڈاکے ڈالے اور قتل کی چند وارداتوں کا ارتکاب بھی کیا۔ ان گروہوں کے تمام افراد مسلح تھے۔ بعض کے پاس تو بندوقیں تھیں اور بعض تلواروں، کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے ان میں سے بہت سے سوار تھے اور جن علاقوں میں وہ لوٹ مار کرتے تھے ان سے بخوبی واقف تھے انہوں نے سارے دیہاتی علاقہ پر جسمیں اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ منٹگمری۔ سیالکوٹ۔ گورداسپور اور فیروزپور شامل تھے دہشت طاری کر رکھی تھی۔

انسدادی تدابیر وسطی پنجاب کو ان خوفناک مجرموں سے پاک کرنے کیلئے ایک خاص عملہ مقرر کیا گیا جو ۲۔ انسپکٹروں ۹ سب انسپکٹروں ۱۲ ہیڈ کنسٹبلوں اور ۲۸ کنسٹبلوں پر مشتمل تھا۔ یہ عملہ محکمہ انسداد و تفتیش جرائم کے سپرد کیا گیا۔ مختلف جگہ یہ عملہ محکمہ انسداد اضلاع کی جمعیت پولیس اور دیہات کے باشندگان کی شرکت عمل کے ساتھ محکمۂ مذکور ان منظم گروہوں کی سرگرمیوں کا مؤثر طریق پر انسداد کرنے میں کامیاب ہوگیا اور آخر مجرموں کا استیصال کیا گیا۔ ایک گروہ کے ۴۸ افراد میں سے ۴۴۔ افراد اور ایک دوسرے گروہ کے ۳۶ میں سے ۳۴۔ افراد گرفتار یا ہلاک کئے گئے۔

ان گروہوں اور دیگر مجرموں کی گرفتاری کے واقعات اس درجہ حیرت انگیز ہیں کہ ان کی اجمالی کیفیت خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔ ان واقعات سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ پولیس کو بعض اوقات کس قدر دقت طلب خوفناک اور ہنگامہ خیز وارداتوں سے واسطہ پڑتا ہے اور ان میں جمعیت پولیس کے تمام افراد اپنے فرائض کو اس قدر نمایاں بہادری سے ادا کرتے ہیں۔ وہاں یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ پنجابی دہقان کس قدر حوصلہ مند۔ اولوالعزم اور خدمت عامہ کے لئے مستعد اور اپنی جان و مال کی حفاظت میں حکام کا ہاتھ بٹانے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

دو مختلف گروہوں کے سرغنے کموں اور تہابو تھے۔ یہ مشہور اور مفرور مجرم تھے۔ کموں ماچھی (ماہی گیر) ضلع لاہور کا رہنے والا تھا۔ اسے ایک ڈکیتی کے مقدمہ میں حبس دوام کی سزا ملی تھی۔ لیکن گذشتہ ستمبر میں وہ جیلخانہ سے بھاگ نکلا۔ اور باہر آتے ہی اس نے بدمعاشوں کا ایک گروہ منظم کیا جس میں مفرور مجرم بھی شامل تھے۔ ان لوگوں نے نہایت بے رحمانہ وارداتیں کیں۔ ڈاکے کے دوران میں یا دیگر جرائم کے ارتکاب میں جب کبھی کسی گاؤں والے نے کموں کی مزاحمت کی تو وہ یہ کہکر اسے متنبہ کر دیا کرتا تھا کہ تمہاری جان کی قیمت میرا ایک کارتوس ہے۔ کموں کے گروہ نے جو کاروائیاں کیں اور جس طرح اس کے بہت سے افراد گرفتار کئے گئے اُن کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

۵۔ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء کو علے الصباح کموں نے تقریباً ۱۲۔ آدمیوں سمیت ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ڈاکہ ڈالا اور ایک ساہوکار کا گھر لوٹ لیا۔ اس موقعہ پر چند ڈاکو مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور جب لوگوں نے ان کی مزاحمت کی تو وہ چھت پر سے پتھروں اور اینٹوں کی بوچھاڑ کرتے رہے۔ اور خود کموں بندوق چلاتا رہا۔ اس دوران میں باقی ڈاکو مکان کا دروازہ توڑ کر اندر گھس گئے اور مالک مکان کو پکڑ کر پیٹنے لگے مالک مذکور کی بیوی ان کو اس کمرہ میں لےگئی جہاں صندوق پڑا تھا۔ ڈاکو ڈیڑھ گھنٹہ تک مکان لوٹتے رہے جب وہ چلے گئے تو گاؤں نے ان کا تعاقب کیا لیکن کموں نے بندوق چلادی جس سے ایک گاؤں والا ہلاک ہوگیا۔ اور ایک اور زخمی ہوا۔ اسکے بعد ڈاکو صاف بچکر نکل گئے۔

کموں کی گرفتاری کموں کی گرفتاری کا واقعہ بھی اپنی نوعیت میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ گورنمنٹ نے کسی ایسی واقفیت کیلئے جسکی بنا پر کموں گرفتار ہو جائے بھاری انعام مشتہر کر رکھا تھا۔ انعام کی تحریص سے کموں کے ایک پرانے ساتھی نے قسمت آزمانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کو جب کموں اپنے ایک ہمراہی کے ساتھ جو مفرور قیدی تھا ساتھی مذکور کے مکان پر آیا تو وہ خود پولیس کو اطلاع دینے کے لئے چلا گیا۔ راستہ میں وہ ایک کانسٹبل کو ملا جو تھانہ سے کسی قریب کے گاؤں میں ایک وارنٹ کی تکمیل کیلئے جا رہا تھا اس نے کانسٹبل سے کہدیا کہ میرے گھر میں اسوقت دو ڈاکو موجود ہیں۔ کانسٹبل فوراً اس گاؤں کو روانہ ہوا جہاں پہنچکر پہلے سونمبرداروں چوکیداروں اور دیگر گاؤں والوں کو جمع کیا پھر اس نے مکان کے باہر کا دروازہ لگا دیا۔ اس پر ڈاکو دروازہ کو توڑ کر باہر نکل آئے۔ اور بھاگنے لگے۔ بہت سے گاؤں والے کموں کی بندوق دیکھکر ہراساں ہوگئے لیکن کانسٹبل نے اسکو اپنے موقع پر پکڑ لیا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہونے کو تھا۔ کموں نے بندوق چلائی لیکن فیر خالی گیا۔ اس پر کانسٹبل نے کموں کو زمین پر گرا لیا۔ کموں کے ساتھی نے اسے چھڑانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ آخرکار دونوں ڈاکو گاؤں والوں کی امداد سے بڑی دقت کے بعد قابو کر لئے گئے۔ اسکے بعد اس گروہ کے دیگر افراد کی گرفتاری عمل میں آئی جس سے ایسے خوفناک مجرموں کی سرگرمیوں کا خاتمہ ہوگیا جنہوں نے ایک سال سے زیادہ دیہات پر دہشت طاری کر رکھی تھی ؎

خصائل النبی - حضرت کے اخلاق شریفہ کا بالاختصار بیان - قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

آمدہ مضامین ۵ - دسمبر تک اصحاب ذیل کے مضامین پہنچے۔

ایس - ایم عبد اللہ ہانگ کانگ - محمد فاضل - ذوالعلام محمد حسین صابری - محمد زکریا خان - نواب محمد تفضل حسین - مولوی احمد - غلام حیدر قصور - محمد محمود - عبد السلام عبد الرحمٰن شاکر - عبد الحق - فرزند علی - محمد عمر خان - بشیر الدین - بادل الدین -

مضامین غیر مقبولہ ستیارتھ پرکاش اور فحش الفاظ - نظم (کپتان محمود) -

انجمنہائے اہلحدیث پنجاب میں خدا کے فضل سے کئی ایک مقامات پر انجمنہائے اہلحدیث قائم ہیں مگر کام کی حیثیت سے بہت کم - جہاں انجمنیں قائم ہیں وہ لوگ دل لگا کر کام کریں اور اپنے کام کی رپورٹ دیا کریں اور جہاں قائم نہیں وہ لوگ قائم کر کے توحید و سنت کی اشاعت کا کام جاری کریں -

خدام الحرمین کا جلسہ سیالکوٹ میں ۲۴ - ۲۵ نومبر کو تھا - مگر انسپکٹر پولیس کا خدا بھلا کرے جو انہوں نے کارکنان جلسہ کو گالیاں دینے اور دل آزار تقریریں کرنے سے منع کر دیا تھا - اسلئے جلسہ ایسا رہا جیسے دہلی کے کباب بغیر مرچوں کے - حاضری بھی بہت کم تھی -

(نامہ نگار)

مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ پنجاب میں مذہبی مدارس اور مذہبی تعلیم کی کمی ایک واضح چیز اور اس میں نظم و ترتیب تو قریباً عدم کا حکم رکھتی ہے جسکی وجہ اہل ہمت کی بے توجہی ہے اور طلباء کی اخلاقی کمزوریاں -

اس نقص کو ملحوظ رکھتے ہوئے انجمن محمدیہ اہلحدیث گوجرانوالہ نے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی ہوئی ہے - انجمن طلباء کے ضروری مصارف کی کفیل ہے - طلباء سے صرف ایک شرط ہے کہ وہ خود سری نکریں - نصاب تعلیم میں اساتذہ کی رائے کے پابند رہیں - انجمن نے مولانا حاجی حافظ محمد صاحب سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی کی خدمات بھی حاصل کرلی ہیں -

نیز طلباء نے ایک ایک انجمن "اصلاح الکلام" جاری کر رکھی ہے جسمیں ہفتہ میں ایک بار طلباء کی تقریریں ہوتی ہیں - آنے والے طلباء آنے سے پیشتر اپنے اسباق سے مہتمم مدرسہ کو مطلع فرمادیں - تاکہ طلباء نقصان سے محفوظ رہیں - (غلام محمد ڈار مہتمم مدرسہ محمدیہ (مسجد جامع اہلحدیث) گوجرانوالہ)

جلسہ سالانہ انجمن اسلامیہ گورکھپور کا سالانہ جلسہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے بیرونی مہمانوں کے قیام کا انتظام بذمہ انجمن ہے - (ناظم)

عجیب شکایت بارہا لکھا گیا کہ دفتر اہلحدیث سے جو صاحب کسی قسم کا سوال کریں (سوال دنیاوی ہو یا مذہبی) وہ ہر حال میں واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھکر لفافہ داخل ملفوف کر دیا کریں - ورنہ جواب نہ ملیگا - اسپر بھی بعض اصحاب عدم جواب کی شکایت کرتے ہیں - ایک صاحب مقام درپادا (ملک گجرات) سے سخت سُست الفاظ میں فتوے کی بابت شکایت کرتے ہیں مگر اپنا نام و پتہ نہیں لکھتے کہ حالات صحیحہ سے اُن کو جواب دیا جائے پس وہ خود ہی غور کریں کہ ہم اُن کی شکایت کا جواب کس طرح دے سکتے ہیں -

قواعد مراسلت جو خط متضمن مضمون ہو اُس پر "اڈیٹر اہلحدیث" ضرور لکھا ہو - اور جو متعلق انتظام از قسم شکایت عدم وصول اخبار وغیرہ ہو اسپر "منیجر اہلحدیث" ہو - اور جو متعلق فتوے ہو اُس پر "مفتی اہلحدیث" لکھا کریں - میرے ذاتی معاملات میں میرے نام سے خط آیا کرے -

رجسٹری نکاح صوبہ یو - پی (الہ آباد آگرہ) میں تحریک ہوئی ہے کہ مسلمانوں کے نکاح رجسٹری کرائے جایا کریں - اسکی مخالفت ہوئی اسلئے ایک کمیشن مقرر ہوئی ہے جسکے ممبروں میں مولوی محمد ابو مسعود قمر صاحب بنارسی کو بھی گورنمنٹ نے داخل کیا ہے - اب قمر صاحب جماعت اہلحدیث کی طرف سے اُس کمیٹی میں کام کرینگے -

(عبد الجلیل خان از بنارس)

جلسہ سالانہ احمدیہ لاہور میں لاہوری مرزائیوں کا جلسہ ۲۵ دسمبر سے ۲۷ تک ہوگا - ۲۴ دسمبر کو مذہبی کانفرنس ہوگی جسمیں مختلف ادیان کے اصحاب "خدا کے تصور" پر مضمون سنائینگے (محمد دین جان انچارج جلسہ مذکور)

مرزائیت سے میری توبہ اتفاق حسنہ سے موضع چک ۳۳ ملکے والا علاقہ سرگودھا (پنجاب) میں مرزائیوں سے علماء اہل سنت کا مباحثہ ہوا - علماء اہل سنت نے اپنے مذہب کی تائید اور مرزائی مذہب کی کافی تکذیب فرمائی جسکے اثر سے میں تائب ہوگیا -

(خدا بخش از چک ۳۳ ملکے والا ضلع سرگودھا)

دغابازوں سے بچو کئی ایک طرف سے شکایت پہنچی ہے کہ ایک نوجوان حافظ عبد اللہ صاحب رد پڑی اور اپنا کاروباری شغل بتا کر لوگوں کو ٹھگتا پھرتا ہے - کپورتھلہ میں حکیم عبد القادر رضا صاحب وغیرہ کو ٹھگا اسلئے ناظرین ایسے ٹھگوں سے بچتے رہیں -

ضرورت مضاربت میرا ارادہ ہے کہ میں تجارتی کاروبار کروں - سلسلہ تصنیف بھی عرصہ سے جاری ہے - علم پرور احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کام میں میری مدد کرنا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں -

(حکیم عبد القادر رضا دہلوی - از کپورتھلہ)

مباحثہ مرزائیاں شیخوپورہ (پنجاب) میں ۴ - ۵ نومبر کو مرزائیوں سے مباحثہ ہوا - اہلحدیث مناظر مولوی حافظ محمد صاحب تھے اور مرزائی مناظر مولوی اللہ دتا وغیرہ تھے - ایک روز حیات مسیح پر گفتگو ہوئی - دوسرے روز صداقت مرزا پر خوب بحث ہوئی - حافظ صاحب موصوف نے تکذیب مرزاہیت اچھی طرح سے کی - جزاہم اللہ -

(جماعت اہلحدیث شیخوپورہ)

یاد رفتگان میری والدہ محترمہ آج ۱۱ نومبر کو فوت ہوگئیں - انا للہ - غفر اللہ لہا - (محمد انس از مبارکپور)

تلاش عزیز میرا بڑا بھائی محمد زبیر نام جسکی عمر اسوقت تقریباً ۱۷ سال کی ہے - چہرہ ذرہ لمبا - ساق فربہ - رنگ گندمی عرصہ دو سال تین ماہ سے لاپتہ اور غائب ہے جس کی حسرت لیکر والدہ مرحومہ دنیا سے گئیں - اگر کسی صاحب کو اُس کا پتہ ہو تو ضرور براہ مہربانی پتہ ذیل پر مطلع فرمائیں اور دس روپے انعام لیں -

(محمد انس ابن مولوی احمد علی صاحب سابق سفیر کانفرنس اہلحدیث دہلی - از مبارکپور - محلہ پورہ رانی (ضلع اعظم گڑھ)

(بقیہ صفحہ ۱۷ کالم ۱)

[illegible] الانتخاب - سنت کے متعلق ضروری احکام - قیمت ۸/ (دفتر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

صفا مروہ } کے درمیان "مسعٰی" کی سڑک جو آجتک خام تھی جس میں سعی کرتے ہوئے بہت گرد و غبار اُڑتا تھا۔ جلالۃ الملک کے حکم سے پختہ بنائی جا رہی ہے۔

ترکی میں عیسائی مدارس کا استیصال } قونیہ (ایشیائے کوچک) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ترکوں نے ان آخری دو عیسائی مدارس کا بھی خاتمہ کر دیا ہے جو گذشتہ دستبرد سے بچ رہے تھے۔

مدرسہ نسوان کے افتتاح کے موقعہ پر پادری لڑکیوں کی عمارت کو تخلیہ کا حکم دیدیا گیا تھا "تاکہ وہ عمارت نوجوان لڑکیوں کیلئے ایک ترکی مدرسہ کے طور پر استعمال کی جا سکے۔

عیسائیوں کے مردانہ مدارس کا استیصال کرنے کیلئے ترکوں نے اعلان کر دیا کہ ایک نئی سڑک تعمیر ہونے والی ہے جو اس عمارت کے عین وسط سے گذریگی جسمیں عیسائیوں کا مردانہ مدرسہ ہے چنانچہ جن دنوں سکول کا افتتاح ہونے والا تھا اس سے ایک دن قبل مزدوروں کی ایک جماعت نے جاکر عمارت کو مسمار کرا دیا۔

ترکی میں آثار قدیمہ کی جستجو } آجکل حکومت اور غیر ملکی ایجنسیاں متفقہ طور پر ترکی کے مختلف علاقوں میں آثار قدیمہ کی متلاشی ہیں اور خیال ہے کہ سال آئندہ اس سے بھی بڑی تعداد اس تحقیقات میں مصروف ہوگی۔ عزیز بے ترکی شعبہ تعلیمات کے مشیر کی نگرانی میں یورپین ماہرین کی ایک جماعت سلجوقی شہروں کے گرد آثار قدیمہ کی تلاش میں زمین کھدوا رہی ہے۔ ایک انگریز ماہر قدیمہ مسٹر گولڈر نے انقرہ۔ قونیہ۔ اسپارٹا۔ انیوں۔ قرہ حصار۔ قسطامیہ اور عسکی شہر کی پیمائش کی ہے۔ ایک پروفیسر ڈاکٹر الیوبل کو برجو ردم۔ قیصری۔ قیر شہر وغیرہ کے کھنڈرات کی تحقیقات کر رہا ہے۔ انگریزی پروفیسر مسٹر مکاکس برٹش اکاڈیمی کی طرف سے محلہ سلطان احمد (استنبول) میں مصروف

تلاش ہے۔

امیر عبد اللہ کا فرار } امیر عبد اللہ اپنے باپ شریف حسین کی ملاقات کے لئے جنکی علالت کی اطلاع موصول ہوئی ہے عمان سے قبرص کی طرف روانہ ہوگئے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ امیر عبد اللہ کی غیر موجودگی میں ان کے بھائی امیر علی شرق اردن کا انتظام کرینگے۔ امیر عبد اللہ کے روانہ ہوتے ہی قبائل بنی صقر میں جنہوں نے حال ہی میں وہابیوں کی حمایت کی طرف رحجان ظاہر کیا تھا۔ بغاوت پھیل گئی۔

شرق اردن سے ایک برطانی عہدہ دار کی سرکردگی میں ایک وفد اس غرض سے جدہ کی طرف روانہ ہوا ہے کہ بعض ایسے امور کے متعلق جو کہ دونوں حکومتوں کے مابین مابہ النزاع ہیں بحث تمحیص کیجائے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اگر حالات امیر عبد اللہ سے سازگار نہ ہوئے تو وہ شرق اردن میں واپس نہ آئینگے۔

سر آغا خان کی اہلیہ کا انتقال } شہزادی تھریس اہلیہ سر آغا خان پر عمل جراحی کیا گیا آپ جانبر نہ ہو سکیں چنانچہ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں، سر آغا خان نے اپنی بیوی سے اسکی وفات سے چند گھنٹے پیشتر ملاقات کی۔ نماز جنازہ ادا کی گئی اور شہزادی کو سناگومین میں اپنے معصوم بچے کی قبر کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ شہزادی مرحوم اطالیہ کی رہنے والی تھیں۔

خدام الحرمینیوں کی سرگرمیاں } ایک جلسہ عام کے صدر کی حیثیت سے مہاراجہ محمود آباد نے وہابیوں کے مظالم حجاز کے متعلق ملک معظم کو حسب ذیل بحری تار بھیجا ہے۔

"حال ہی میں حجاز سے یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی ہے کہ مدینہ منورہ میں روضہ نبوی کے انہدام کا خطرہ ہے۔ اس اطلاع کو سنکر ملک معظم کی سات کروڑ مسلم رعایا کے مذہبی جذبات کو عمیق صدمہ پہنچا ہے ہندوستانی مسلم رعایا حضور ملک معظم سے التجا کرتی ہے کہ ملک معظم اپنی حکومت کو ایسی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت کریں جن سے اس ظلم کا جسکا اندیشہ ہے سد باب ہو سکے۔ اور ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کا اضطراب رفع ہو جائے"۔

اس طرح کے تار مصطفےٰ کمال پاشا ترکی صدر مسلم کونسل (یروشلم) امیر عبد اللہ (شرق اردن) اعلیحضرت شہریار کابل۔ شاہ مصر۔ شاہ عراق اور شاہ ایران کے

اشتہار

زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب منشی مولا بخش صاحب سب جج و مجسٹریٹ درجہ اوّل و افسر مال سرکار مالیر کوٹلہ

ولایتی رام پسر بارو مل اگروال ساکن رام گڑھ سرداراں ضلع لودھیانہ بنام کشن سنگھ پسر بدھی ذات جٹ ساکن موضع نتھو مزرعہ تحصیل احمد گڑھ علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ

دعوٰے مبلغ مالعہ ۹ کلدار بر وئے بہی

رپورٹ ناظر سے ظاہر ہے کہ مدعا علیہ کشن سنگھ مفرور ولاپتہ ہے۔ اور اصالتاً تعمیل سمن دشوار ہے۔ لہذا یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور ۱۸ دسمبر ۱۹۲۶ء کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی و جوابدہی دعوے مدعی کرے۔ ورنہ اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ کا حکم دیا جائیگا۔

آج بتاریخ ۲۹ نومبر ۱۹۲۶ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم (مہر عدالت)

(بقیہ متفرقات)

انجمن اہلحدیث سانبہ ضلع جموں میں ایک گمنام قصبہ سانبہ ہے یہاں بھی خدا کے فضل سے انجمن اہلحدیث قائم ہے جسکا پہلا جلسہ ۲۱-۲۲ نومبر کو ہوا۔ مولوی عبد المجید صاحب سوہدری۔ مولوی خداداد صاحب۔ مولوی رفیع الدین صاحب اور مولوی عطاء اللہ صاحب انصاری وغیرہ نے اپنی خوش بیانی سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ جزاہم اللہ۔ اس جلسہ میں لکھنوی حجاز کانفرنس کے متعلق پاس ہوا کہ وہ مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت نہیں۔ التوا رحج کے متعلق

اخبار "امام" کی حیرت انگیز ترقی

صرف دس ماہ میں ماہوار سے ہفتہ وار ہو گیا۔ ادبی علمی تمدنی مضامین سے لبریز۔ دلچسپ لطائف دلپسند حقائق۔ مخالفین اسلام کے رد میں دھواں دھار مباحث۔ کتاب و سنت کی حمایت سے بھرا ہوا دینی پرچہ "امام" دسمبر ۱۹۲۶ء سے ہفتہ وار شائع ہوگا۔ چندہ سالانہ ۲؎، ۲۰۰ خریداروں سے رعایتی چندہ ۱؎ درخواست خریداری بھیجنے میں جلدی کیجئے ورنہ یہ موقع پھر نہ ملیگا۔ وی پی طلب کرنیوالوں سے ۔۔۔ محمد محسن پروپرائٹر و ایڈیٹر ۔۔۔

کتاب الروح - روح انسانی کے متعلق عجیب و غریب انکشافات۔ قیمت ۸؎ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

۳۵/۵۱

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان باکسی اور وجہ کے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۳؍ پاؤ بھر ۴؍ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

۲۸/۵۱

سیرۃ البخاری - امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل و مکمل سوانحعمری جو مولانا عبد السلام صاحب مبارکپوری مرحوم نے اپنی تمام عمر صرف کر کے تالیف کی حجم تقریباً پونے چار سو صفحے قیمت عہ صرف چند نسخے باقی ہیں ختم ہو جانے پر یہ کتاب نہیں مل سکیگی علم دوست اصحاب جلد خرید لیں۔

سیرۃ الصدیق - یار غار رسول اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مفصل و مکمل سوانحعمری شام و عجم پر لشکر کشی اور مجاہدین اسلام کی شجاعت کی داستان لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت مجلد عہ

الفاروق - امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی مفصل و مکمل سوانحعمری اسلامی سیاست و شجاعت کی مکمل داستان فتح شام و عجم و مصر کی مکمل تاریخ۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قیمت ۲؍

علامات قیامت - مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے مع اسناد بزبان فارسی تحریر فرمایا تھا اُس کا اُردو ترجمہ۔ قیمت ۵؍

خالد برادرس امرتسر

صرف ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میں

اس

سفری حمائل شریف

۲۹/۵۱

کی قیمت

بجائے پانچروپے کے تین روپے

کی گئی

یہ وہ مبارک حمائل مترجم ہے جو تمام دنیا میں بےنظیر ہے

صفائی طبع اور صحیح ہونے اور مضامین کی عمدگی میں تمام دنیا کی حمائلوں سے سبقت لیگئی اور آج تک چھ دفعہ ہزارہا تعداد میں چھپکر مقبول ہر خاص و عام ہو چکی ہے۔ اس کے تمام اوصاف کا بیان کرنا اس مختصر اشتہار میں ناممکن امر ہے اور اسکے نایاب عمدہ مضامین معتبر تفاسیر اہل سنت والجماعت سے لئے گئے ہیں۔ گویا یوں کہو کہ تمام تفاسیر اہل سنت والجماعت کا لب لباب اس میں درج کیا ہے۔ اور صفائی طبع اور روشن قلم اور عام فہم مضامین ہونے کی وجہ سے ہر مرد و عورت خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں

اور قیمت بھی رفاہ عام کیلئے صرف ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میں بے جلد کی تین روپے

کی گئی۔ اور جلد کے کئی درجے ہیں عہ عہ ۲؍ سے۔

ضروری نوٹ

خاص اس میعاد میں اس سے زیادہ اور رعایت یا کمیشن نہیں مل سکتا۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی

مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

ہتھیلی پر سرسوں

۱۲/۱۲

امتحان شرط ہے

یہ ایک فرانسیسی تجربہ کار ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے دو قطرے ہمراہ بالائی کھانے سے آدھ گھنٹہ میں قوت جوانی پیدا ہوتی ہے سست سے سست انسان کو ۱۲ دن میں رغبت پیدا کر دیتا ہے اسمیں کوئی نشیلی چیز نہیں چار دن کے استعمال سے انسان مثل فولاد ہو جاتا ہے۔ رگوں کو مضبوط بناتا ہے ضعف دماغ باہ مثانہ جریان رقت منی بدخوابی بدہضمی عورتوں کے عوارض سوکھنا زردی لاولدی وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی انعام۔ خرچہ وی۔ پی ۸؍

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا - یہ ولایتی خوشبودار پھولوں کا عرق ہے سات روز اسکو بدن پر ملنے یا چہرہ پر لگانے سے رنگ گلاب کے موافق ہو جاتا ہے گالوں کے سیاہ داغ چھائیں جھریاں وغیرہ دور ہو جاتی ہیں قیمت عہ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی انعام۔ خرچہ وی۔ پی ۸؍

ایس۔ اے اصغر اینڈ کو مٹیا محل دہلی

روغن احمر قانی

۱۸/۲۵

یہ روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم ورم چوٹ جلے دکٹے زخم لقوہ فالج رعشہ گٹھیہ دق تپ دلرزہ کھانسی ڈبہ اطفال جھوگا وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جسکی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں قیمت فی سیر صہ

تازہ ترین شہادت - از جناب حکیم مولوی محی الدین احمد صاحب ضلع پورنیہ۔

"میں نے نصف سیر آپ کا روغن احمر قانی بطور آزمائش منگوایا۔ واقعی یہ روغن بہت مفید ہے مہربانی کر کے اور نصف سیر میرے نام اور نصف سیر پتہ ذیل سے مریض کے نام علیحدہ علیحدہ وی پی پارسل روانہ کر دیں۔ اب انشاء اللہ برابر منگاونگا۔"

(۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہگلی

ازواج النبی۔ حضورؐ کی بیبیوں کے حالات مقدس۔ قیمت ۱۲؍ اور ایضاً ۸؍ عہ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

سلاجیت خالص

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی کھانسی نزلہ زکام ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت دیتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ نصف پاؤ ۱۲ پاؤ پختہ ۱۲ نصف سیر ۱۲ ایک سیر ۱۲ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ غیر ممالک کے خریداران سے محصول علاوہ۔ ایک چھٹانک سے کم نہیں ارسال کیجاتی۔

لا دح سلاجیت کے فوائد اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں۔ قیمت فی اونس ۱۲ مع محصول ڈاک۔

زبردست شہادت جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمایئے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔" (محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور ۷۔ ۳/۲۴ء)

تازہ شہادت عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا۔ میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت برابر رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں۔ آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کریں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔" (شان خان موٹر ڈرائیور پنشن لین ضلع سمبلپور ۲۷۔ ۸/۲۵ء)

تازہ ترین شہادت مخدوم بندہ السلام علیکم۔ مجھ کو زمانہ سے شکایت ...... لاحق ہے۔ اور اس شکایت کو میں نے مکرم مولوی حکیم محمد علی ابوالمکارم صاحب مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ محلہ میں ایک شخص کو قوت باہ کی شکایت تھی۔ میں نے سلاجیت امرتسر محلہ قلعہ سے حکیم حاذق مولوی علم الدین صاحب سے منگوا دی۔ اسکے استعمال سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ میری رائے ہے کہ تم رسالہ سامان تندرستی منگا کر دیکھو اور اپنی شکایات لکھ بھیجو بنی بنائی دوائیں بھیجدینگے اور انشاء اللہ کل شکایتیں رفع ہو جائینگی۔ لہذا ملتمس خدمت ہوں کہ براہ نوازش ایک عدد رسالہ سامان تندرستی ذیل کے روانہ فرما کر مشکور فرمائیں بعد مطالعہ رسالہ انشاء اللہ تعالے دوائیں مطلوب ہونگی۔" (۱۸ ۱/۲۶ء)

(خادم حافظ محمد کریم بخش رحمانی بھگت ٹیہ بیگ ۱۶۳ پوسٹ جہریا ضلع مان بھوم)

نوٹ:- (۱) پانچ روپیہ کی ادویات کے مجموعی خریدار کو ایک روپیہ کی رعایت دیجائیگی (۲) ادویات کا محصول وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا (۳) طبابت پیشہ اصحاب سے خاص رعایت۔

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ کوچہ نیم والا۔ امرتسر

روغن اکسیر

روغن اکسیر ۱۲ یہ سرخ خوشبودار دلفریب روغن بالوں کو سیاہ دراز اور ملائم کرنے کے علاوہ اکثر امراض کہنہ و جدید میں اکسیر ہے درد ہر قسم ورم چوٹ دمہ رعشہ فالج لقوہ گنٹھیہ وبا برزہ تشنج فتق اور قضیب کی بیماریوں میں نافع ہے قیمت ۱۲ **سفوف جریان**۔ نوجوانوں کا محافظ بوڑھوں کی جوانی واپس لانے والا۔ قیمت ۱۲

سفوف دافع ضعف معدہ۔ نیا پرانا ضعف معدہ اور پیٹ کی کل بیماریوں کو دور کرنیوالا قیمت ۱۲ (عبدالحنان منیجر)

روغن اکسیر معرفت مولانا عبدالغفار صاحب رئیس مدرسہ احمدیہ محلہ بلوا گنج لہرا سرائے

اسلامی دکان

اسلامی دکان ۱۲ اعلی ریشمی سلکی لنگی صافہ ۲ گز معہ سلکی ریشمی بناری صافہ زردار ۱۲ ۳ گز معہ سلکی ریشمی شہدی لنگی ۲ گز ۱۲ للعہ کلاہ مخمل زرین استردار ۱۲ ازار بند سلکی زنیدار جالدار ۱۲ دم سے در جن۔ تولیہ بستر نما ۳ گز لمبا پلنگ پوش جوڑا فی عدد سے رومال سلکی فی درجن سے۔ جائے نماز پھولدار رنگین محرابدار فی عدد ۱۲

انشاء اللہ مال پائدار اور خوبصورت روانہ کیا جائیگا۔

سید عباس علیشاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران لودھیانہ (پنجاب)

جناب حکیم مولوی عبدالرشید صاحب رضا کی مجربات

طلاء عجیب یہ وہ نادر صفت طلاء ہے جو صرف بطور طلاء ہی استعمال ہوتا ہے بلکہ بطریق دودھ پلایا بھی جاتا ہے اسلئے یہ ان لوگوں کیلئے پیام حیات ہے جو اپنی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں کے سبب اپنی صحت و قوت ضایع کر کے خود کو تباہ کر چکے ہیں ایک مرتبہ قدرت خدا کا تماشا ملاحظہ فرمائیے انشاء اللہ رگ پٹھوں کی اصلاح ہو کر بے حد قوت پیدا ہو کر طاقت در ہو جائیگا۔ اور ہمیشہ کے لئے زندگی پر لطف ہو جائیگی۔ قیمت فی شیشی پانچ روپیہ ۵ صہ

معجون قدرت یہ معجون اسم با مسمی قدرت الہی کا ایک نمونہ ہے اس معجون کی عام طور سے کبھی خرید و فروخت نہیں ہوئی اب تک امراء اور روساء عظام کیلئے اسکو تیار کیا جاتا تھا ہم نے بنظر رفاہ عام زر کثیر صرف کر کے اسکو تیار کیا ہے یہ معجون قوت اور طاقت پیدا کرنے میں بے نظیر ہے دل و دماغ پر اسکا خاص اثر پڑتا ہے۔ اور بھوک بہت لگ جاتی ہے دودھ گھی جسقدر بھی استعمال کیا جائے سب ہضم ہو جاتا ہے ایک مرتبہ منگا کر ضرور تجربہ کریں قیمت فی تولہ ۔عہ

تحفہ مستورات یہ ایک خاص قسم کا سفوف ہے جو نہایت جانفشانی کیساتھ صرف مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے فی زمانہ عام طور مستورات اس مرض میں مبتلا ہیں کہ رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہے جسکے سبب کمر میں درد چہرہ زرد جسم لاغر رہتا ہے در سیلان الرحم کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاتا اس سفوف کے استعمال سے جملہ شکایات رفع ہو کر تندرستی پیدا ہو جاتی ہے نسخہ دو چھٹانک جو ایک مریضہ کے لئے کافی ہے۔ ۔عہ

سرمہ نور البصر یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے نزلہ کی وجہ سے آنکھوں سے پانی جاری ہونا دھند جالا پھولا غبار۔ ڈھلکہ خارش چشم کیلئے نہایت مفید ہے مصدقہ جناب مولوی محمد مجید حسن مالک اخبار مدینہ بجنور قیمت فی تولہ ۔عہ

تریاق دمہ ضیق النفس یعنی دمہ نہایت سخت مرض ہے اسکا مریض دن رات موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہتا ہے جسقدر تکلیف دہ یہ مرض ہے اسیقدر اسکا علاج بھی مشکل ہے مگر ہم تریاق دمہ کی بابت دعوے کیساتھ کہتے ہیں کہ اسکے استعمال سے چند یوم میں اس موذی مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے بلکہ اول ہی روز اسکے استعمال سے مریض آرام کی نیند سوتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہے۔ پانچ روپیہ ۵

لقمانی چورن یوں تو ہندوستان میں ہزاروں قسم کے نمک اور چورن ہیں مگر ہمارا ترکیب دادہ لقمانی چورن بارہا کی کمپائی ترکیب کے بعد تیار ہوا ہے جو اپنے اثرات میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے معدہ و شکم کی جملہ شکایتوں کو دور کرتا ہے غذا کو صحیح طور پر ہضم کر کے جزو بدن کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲

محمودی دواخانہ بجنور

شوائس کاس (دمہ و کھانسی خشک وتر)

موذی امراض جو برسوں انسان کو گھن کی طرح کھاتی رہتی ہیں۔ اور اگرچہ جب جاویں مگر جڑھ نہیں چھوڑتیں۔ ان کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے واسطے کوی دنوں وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدنے بہت تجربوں کے بعد مندرجہ ذیل ادویات کو تیار کیا ہے۔ جو ہزاروں کو صحت یاب کر چکی ہیں!

اکسیر مدن
سندل وہلے جنی یا دمہ کو بیخ و بن ... آرام آہستہ آہستہ ہوتا ہے مگر مستقل ... جسم کے ساتھ بڑھتی ہے تپ ... ہوجاتی ہے ایک ... مریض نے لکھا ہے کہ آپ کی گولیاں ... ہیں جو زیادہ تر اشتہارات ... نہیں دیتے بچوں سے لیکر بڈھے ... کو دیجاتی ہے بہر مزاج ادھ سیر

جیا گنٹکا
موسم میں موافق آجاتی ہے قیمت ایک روپیہ دستو الضعف ۱۲ ... دوائی بلغمی دمہ یا پرانی کھانسی کے واسطے خاص کر جبکہ قبض ساتھ ہو۔ ۴۰ سال کی عمر کے بعد تو اکسیر ہے۔ مریض اول ہی دن آرام معلوم کرتا ہے۔ نمونہ لیا گوجا، اجیرن، بسنگر ہنی، ادرجی ... مقعد، درد شکم وغیرہ کو بھی نافع ہیں قیمت ۴ گولی ... نمونہ ۴ ...

گولی کھانسی
نئی کھانسی کے واسطے جبکہ ... خشک ہو گلے میں خراش ہو کھانسی ... قیمت ۹۰ گولی ... نمونہ ۳ ...

گولی کھانسی روشنی
نئی کھانسی کے واسطے جبکہ بہ تر ہو قیمت ایک روپیہ ... نمونہ ...

راحت کھانسی و دمہ بلغمی و تر ... دونوں کے واسطے یکساں

مستو
دوائی بڑے تجربوں کے بعد تیار ... دوائی ... آرام ... خوراک ایک تولہ صبح و شام۔ قیمت فی شیشی ... یہ ایک نئی دوائی ہے جو سفوف کی شکل ہے کھانسی خشک و تر ... کی کھانسی یا دمہ ... کسی ہی کھانسی کو بہت مفید ہے ... بہت فائدہ بخشتی ہے۔ اٹھ پاؤں

کف کیتور نیا ہو!
کھانسی بلغمی کے واسطے بے نظیر ہے قیمت ایک روپیہ ... نمونہ ... گرمی اور ... بلغم کو دور کرتی ہے قیمت فی شیشی ...

چون پراش اولیہ
... کا مشہور نسخہ ہے تپدق کی ...

امرت دھارا
ہر بیماری ہے جسم کو ... طاقت بڑھاتا ہے۔ گرم مزاجوں کے موافق ہے۔ قیمت ... یہ تو ہر مرض کے واسطے اکسیر ہے ہمیشہ پاس رکھنی چاہیے ... دمہ و کھانسی کو دور کرتی ہے۔ اگر کسی دوائی کے ساتھ رکھا جائے تو سونے پر سہاگہ ہے قیمت ... نمونہ

مشتہر: مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خط و کتابت و تار کا پتہ امرت دھارا (۹۱) لاہور

صبح سعادت کا طلوع

علمی اور اسلامی جواہرات کا خزانہ

بزرگان دین کے سوانح حیات۔ اسلامی ممالک کے اخلاقی اور معاشرتی حالات۔ عربی، فارسی، انگریزی اور ... کی نادر اور اعلےٰ مطبوعات کے متعلق بہترین معلومات دلکش ... نظموں دلچسپ تاریخی افسانوں اور دلپذیر لطائف کا بینظیر مجموعہ ... اردو زبان میں اپنی نوعیت کا پہلا ماہی رسالہ "صبح سعادت" ... ۱۹۲۷ء سے نکلنا شروع ہوگا۔ چندہ سالانہ دو روپے ... ماہی آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ یا تازہ پرچہ وی۔ پی کرنے کی اجازت فرمائیں۔ پیشگی صرف ... وی پی ... کا ہوگا۔ ہر تازہ پرچہ بھی ۱۲ میں وی۔ پی ہو سکتا ہے۔

ترسیل زر و دیگر معلومات حاصل کرنے کا پتہ

منیجر صبح سعادت۔ الہلال بک ایجنسی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

۴/۴

آنے والی کرسمس اور نیو ایرڈے تعطیلات کے لئے واپسی ٹکٹ جو کہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء تک استعمال ہو سکتے ہیں ۱۴ دسمبر سے لیکر ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر جاری کئے جائینگے۔ یہ ٹکٹ ۱۰۰ میل سے زیادہ مسافت کے لئے ہونگے اور مندرجہ ذیل شرح پر مل سکینگے۔

فسٹ اور سکنڈ کلاس :۔ ۱½ کرایہ ادا کرنے پر۔

انٹر کلاس (درمیانہ درجہ) ۱½ کرایہ ادا کرنے پر سوائے کالکا شملہ سکشن کی جس پر ۱¾ کرایہ لیا جائیگا۔

موٹر کاروں کے لئے جو کہ مسافر گاڑیوں میں لی جائینگی۔ واپسی ٹکٹ جاری کئے جائینگے یہ ٹکٹ ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء تک کارآمد ہو سکینگے۔ اور ۱½ کرایہ ادا کرنے پر نارتھ ویسٹرن ریلوے پر لاہور۔ دہلی۔ کراچی۔ راولپنڈی اور پشاور کے لئے مل سکینگے۔ بشرطیکہ مسافت ۱۰۰ میل سے زیادہ ہو۔

دفتر

ہیڈ کوارٹرز نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور۔ مورخہ ۴۔ نومبر ۱۹۲۶ء

دستخط

وی۔ ایچ۔ بولتھ

برائے ایجنٹ صاحب بہادر

موٹر کاروں کے ۱۴ دسمبر سے لے کر ...

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ اور احکام قرآنی کے مکمل ہونے کا ثبوت۔ قیمت ...

AsliAhleSunnet.com

حیرت انگیز ... رعایتی اعلان ۱۶

نصف قیمت

محرم ... نصف قیمت کے علاوہ دیگر شاندار رعایتیں

اس فہرست میں تمام اصلی قیمتیں درج ہیں جن کی نصف قیمت پر ... [illegible]

رعایتی قیمت ... اصل قیمت کا نصف ... [illegible]

رعایتی قیمت کے خریدار کو ... [illegible]

لندن ہندوستان ... [illegible]

حرفت و صنعت کی کتابیں

[illegible]

زراعت و باغبانی

کتاب الاثمار

کیمیائی زراعت

میوہ جات

مذاہب اسلام

[illegible]

تذکرات و سوانح عمری

حضرت ابوبکر صدیق

حضرت علی

خالد بن ولید

[illegible]

مجربات حفظ و طب

[illegible]

فارسی ... بول چال کی کتابیں

فارسی بول چال

انگریزی بول چال

[illegible]

ناول و افسانے

[illegible]

تاریخی معلومات

[illegible]

متفرق و دلچسپ ناول

[illegible]

لطائف

[illegible]

سفرنامے

سفرنامہ بغداد

[illegible]

مینیجر کارخانہ پیسہ اخبار لاہور

AsliAhleSunnet.com